Moonis Book Depot.
Badayun.

وَمَنْ يَهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ

واضح ہو کہ مزعوم مہدوی المذہب اگرچہ اطراف صوبہ جات بلاد گجرات

ودکن خصوصاً شہر فرخندہ بنیاد حیدرآباد میں بہت بکثرت ہوئے

ہیں لیکن جب کہ ان دنوں انکے بعضے علما کتابیں کتاب اور

رسالے پر رسالے رد مین تمام فرقوں اسلام کے لکھتے اور

چھپواتے جاتے ہیں اسواسطے یہ رسالہ یعنی

ہدیہ مہدویہ

جسمیں فرقہ مذکورہ کے مختصر تمام اصول و

فروع وقبایح ونقائص مذہب و پیشوایان مذہب

مسطور ہیں شہر فرخندہ بنیاد حیدرآباد میں تصنیف ہوا اور

حسب ایماء [illegible] مذکور کے بسعی عزیز القدر شیخ محمد یعقوب

باہتمام امیدوار غفران محمد عبدالرحمن [illegible] حاجی [illegible] محمد مصطفی خان

مطبع نظامی واقع کانپور میں چھپا

قیمت فی جلد [illegible] 1870

فہرست کتاب ہدیہ مہدویہ

ماشاء الله ولا قوة الا بالله
در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید ۱۲۸۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد سید الاولین
والاٰخرین وعلیٰ اٰلہ الطیبین الطاہرین واصحابہ الصادین المہدیین لیکن بعد اسکے
امیدوار درگاہ صمد **ابو رجا محمد** گزارش کرتا ہی کہ یہ کتاب ہی رد مین مذہب فرقۂ مہدویہ کے کہ جنھون نے
بعض بلاد ہندوستان خصوصًا اطراف دکن مین علم شر و شورش کا بلند کیا ہی اور ہر چند علمائے متقدمین مانند شیخ
علی متقی اور شیخ ابن حجر مکی اور محمد بن الخطاب مالکی اور ملا علی قاری و سید محمد اسعد مکی وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم نے رسائل
اور فتاوے انکی رد مین ایسے لکھے ہین کہ منصف و حق طلب کے واسطے کافی ہین لیکن چونکہ بنا اس تصنیفات کی
استدلال با لاحادیث پر ہی اور مہدویہ اپنے پیر شیخ جونپوری کے مخالف جو احادیث پاتے ہین قبول نہین کرتے ہین اور
بعض منکرات امور کی نسبت کہ انکے مذہب کی طرف کیجاتی ہی اوس سے بھی انکار کرتے ہین اسواسطے اس کتاب
مین یہ طریق اختیار کیا گیا کہ انھین کی کتابون سے اونکے مہدی وغیرہ مقتدا اون کے اقوال نقل کرکے یا
احادیث و اقوال مسلمہ اونکے لاکر الزام دیا گیا اور یہ تمام شفقت انھین کی بہتری اور خیرخواہی کی طمع اوپر اوٹھائی
گئی کہ شاید اللہ تعالی اسی طریق سے ہدیہ ہدایت اور حق فہمی کا انکو مرحمت فرماوے اور نام اس کتاب کا کہ
ہدیۂ مہدویہ ہی اسم بامسمی ہو جاوے اور چونکہ غرض محض نصیحت اور اداے حق اسلام ہی نہ مقابلہ و انتقام
اس سبب سے کسی جاے اونکو اور اونکے پیشواؤن کو القاب قبیحہ اور الفاظ شنیعہ سے یاد نہ کیا گیا
علاوہ یہ کہ فحش و بدزبانی دیانت اور شرافت کے بھی خلاف ہی حالانکہ ان لوگون نے ہمارے حق مین

کچھ ملاحظہ اس طریقے کا نکیا اور کوئی درجہ سب تبرا کا باقی نرکھا کہ اگر کبھی کسی عالم سنی نے کچھ اونکو لکھا اونھون نے نہایت نخوت وتکبر سے طریقہ عدل ومساوات کا چھوڑ کر دہ چند وصد چند اوسکا بکا اور بعضے اونکے مصنفین نے بلا مقابلہ بھی یہی پیشہ اختیار کیا چنانچہ بطور نمونہ کے چند الفاظ انکی کتابون سے کہ گویا دشنامنامے ہین نقل کیے جاتے ہین کنز الدلائل مین شہاب الدین مہدوی شیخ محمد اسعد مرحوم مصنف شہب محرقہ رد سراج الابصار کے مقابلے مین حد سے تجاوز کر کے لکھتا ہے بدا ای انصاف کنندہ بہ بین بسوی عتساف این شقی ناپاک ونظر کن بعناد وعداوت این جاہل بیباک وتامل کن در کلام دروغ بیفروغ این بدکیش شقاوت اندیش کہ چگونہ تابع نفس وہوا گشتہ ومطیع فرمان شیطان شدہ **ایضًا** این مقولہ عرب بر عدم علم ووجود جہل او دلیل ست ظاہر آنکہ مقتدای این شقی یعنی علی متقی در رسالہ خود کہ اسمش دست میگوید اعلم رحمك الله الخ ودرمیان کلام این ہردو ناپاک مخالفت راہ یافت **ایضًا** انتہی قول شقی جواب بر مجہولی این نامعقول ونامعقولی این مجہول ہمین کلام اودال ست **ایضًا** انتہی کلام محمود الدین المشار بالشقی لعن اللہ علیہ وعلی شیخہ علی المتقی المشار بالمفتری جواب ثم انظر ایہا المنصف الی جہالۃ ہذا العرب المعاند ہو المخصوص بایۃ الاعراب اشد کفرا ونفاقا والموصوف بصفۃ فاتبعہ الشیطان فکان من الغاوین انتہی واللہ المستعان غرض کہ اس قسم کے فحشیات اونکی تمام کتابون مین کم وبیش موجود ہین خصوصا تکفیر تمام اہل اسلام کی کہ اوس سے بدتر کوئی دشنام نہین ہے انکی تمام کتابون کا گویا ترجیع بند ومستزاد اور تمام خرد وبزرگ کے وظائف اوراوراد سے ہے ایکبار جزا اس تمام فحشیات کی حضرت منتقم حقیقی کے سفوض کر کے کریمہ خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاہلین پر عمل کیا گیا بشرطیکہ آیندہ اس شیوہ شنیعہ سے توبہ کرین اور بار دیگر کوئی کلام ناشایان زبان پر نہ لاوین وگرنہ بہ منطوق آیہ والذین اذا اصابہم البغی ہم ینتصرون وجزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا کے جواب ترکی بہ ترکی دیا جاویگا کہ آیندہ اگر کوئی الفاظ شنیعہ معاشر اہل سنت کے حق مین زبان پر لاوینگے ہم وہی الفاظ اونکے پیشواؤن کے حق مین سناوینگے کہ لا یلدغ المؤمن من جحر واحد مرتین اور تفصیل اسکے سبب تالیف کی آخر باب دوم مین مذکور ہے اور فہرست اسکے ابواب کی یہ ہے **باب اول** مین بیان اون عقائد فرقہ مہدویہ کا ہے کہ مخالف

عقائد اہل سنت وجماعت کے ہین **باب دوم** احوال شیخ جونپوری مین ابتدائے نشو و نما سے انتہائے موت و فنا تک اور بعد اونکے سرگذشت اون کے خلفا و توابع کی آج تک بطور اختصار و اجمال کے **باب سوم** رد دلائل اثبات مہدیت شیخ جونپوری مین **باب چہارم** مین بیان اون گستاخیونکا که فرقۂ مہدویہ نے نسبت حضرات مشائخ اسلام اور آئمۂ اعلام کے کی ہین **باب پنجم** مین بیان اون بے ادبیون کا کہ مہدویون نے خدمت مین خلفائے راشدین اور دوسرے اصحاب حضرت خاتم المرسلین کے کی ہین **باب ششم** بیان مین اون بے ادبیون کے کہ مہدویون نے جناب حضرات انبیا و مرسلین اور حضرت خاتم الرسالت سید الاولین والآخرین مین کی ہین **باب ہفتم** مین بیان اون بے ادبیون کا کہ فرقۂ مہدویہ نے نسبت بجناب حضرت آفریدگار عالم جل جلالہ کے کی ہین **باب ہشتم** رد مسئلۂ تسویہ مین یعنی اپنے مہدی کو ساتھ حضرت سید الاولین والآخرین افضل الخلائق اجمعین کے سراسر برابر جاننا چنانچہ یہ بات ارکان ایمان مہدویون سے ہی

باب اول مین بیان اون عقائد فرقۂ مہدویہ کا کہ مخالف عقائد اہل سنت وجماعت کے ہین

عقیدۂ اول سید محمد جونپوری ولی کامل اور مکمل ہین اور اعتقاد اہل سنت کا یہ ہی کہ جو اقوال و افعال شیخ جونپور کے کتابون مہدویہ مین مرقوم ہین اگر نسبت ان اقوال و افعال کی اونکی جانب صحیح و برابر ہی اور قسم افترا و بہتان مریدین سے نہین ہی جیسا کہ ظاہر ہی کہ مصرع تا نباشد چیزکی مردم نگویند چیزہا ٭ تو ولی ہونا درکنار اونکا زمرۂ اہل سنت سے ہونا مشکل ہی اور بعضے علمائے اہل سنت کہ حسن ظن ولایت کا اونکے حق مین رکھتے تھے وجہ اوسکی یہ تھی کہ شیخ موصوف کے اقوال و افعال برے اونکو نہ پہونچے تھے اگر اونکی کتابین انکے ملاحظے مین آتین ہرگز خیال ولایت کا اونکے حق مین نکرتے **عقیدۂ دوم** سید محمد جونپوری مہدی موعود ہین کہ سن نو سی پانچ ہجری مین دعوی مہدویت کا کرکے سن نوسو دس مین انتقال کیا اور اہل سنت کا اعتقاد یہ ہی کہ ایک شخص آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین سے بلاشک مہدی ہونیوالا ہی اور شناخت اوسکی موقوف ہی وجود اون علامات پر کہ احادیث صحیحہ مین حق مہدی مین مذکور ہین اور چونکہ یہ علامات شیخ موصوف مین مفقود تھین اسواسطے یہ مہدی نہین ہین اور دعوی انکا باطل ہی چنانچہ تفصیل اسکی آیندہ بخوبی آویگی انشاءاللہ تعالی **عقیدۂ سوم** تصدیق مہدویت سید محمد جونپوری کی

فرض ہی اور انکار او نکی مہدویت کا کفر ہی اور سن نوسو پانچ ہجری سے اسطرف جسقدر اہل اسلام مشرق
سے مغرب تک اور جنوب سے شمال تک گذرے ہین اور گذرینگے سب بسبب اس انکار کے کافر
مطلق ہین مسلمان فقط یہی چند مہدوی دکھنی و ڈھونڈاری و گجراتی ہین او امت محمدیہ تین سو اسّی
برس سے اسیقدر اختصار پر ہوگئی ہی اور اہل سنت کا اعتقاد یہ ہی کہ چونکہ شیخ موصوف علامات مہدویت
سے عاری ہین تصدیق او نکے مہدویت کی مستلزم تکذیب مہدی حقیقی آیندہ کی ہی حرام ہی اور
انکار انکی مہدویت کا واجب اور موجب نجات و ثواب ہی اور اہل اسلام کو کافر کہنا کفر ہی کہ ان لوگونکی
شامت اعمال نے اونکو اس مین مبتلا کیا ہی **عقیدۂ چہارم** شیخ موصوف اگرچہ داخل امت محمدی
ہین لیکن افضل ہین امرا مومنین ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان ذی النورین اور علی مرتضی
رضی اللہ عنہم سے اور اعتقاد تمام اہل سنت بلکہ امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یہ ہی کہ بعد انبیا و مرسلین کے
نکوئی امت محمدیہ مین افضل ان حضرات سے ہی اور نہ امم انبیای سابقین مین **عقیدۂ پنجم** سید محمد جونپوری
سوای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے افضل ہین ابراہیم و موسی و عیسی و نوح و آدم اور تمام انبیا اور
مرسلین سے اور اہل سنت کا اعتقاد یہ ہی کہ کوئی ولی اگرچہ اغواث و اقطاب ابدال و اوتاد و ایمہ اہل بیت
و صحابہ و تابعین و مجتہد و مہدی کی قسم سے ہووے درجے کسی پیغمبر کو نہین پہونچتا ہی انبیا و مرسلین تمام
خلائق سے افضل ہین اور انبیا و مرسلین بشر انبیا و رسل ملائک سے افضل ہین **عقیدۂ ششم** سید محمد
جونپوری اگرچہ تابع تام ہین محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لیکن رتبے مین آنحضرت خاتم المرسلین کے برابر ہین
کہ دونون مین ایک سر مو کمی و بیشی نہین ہی اور اعتقاد اہل سنت کا یہ ہی کہ کوئی امتی کیا بلکہ کوئی پیغمبر مرسل
یا فرشتہ مقرب رتبہ حضرت سید الاولین والآخرین خاتم الانبیا و المرسلین کو نہین پہونچتا ہی اور عالم وجود
مین کوئی موجود حضرت کا ہم رتبہ موجود نہین ہی اور بعد خداوند عالم کے عالم مین جو مقام و منزلت کہ
حضرت کے واسطے ہی کسی دوسرے کو نصیب نہین ہی کہ ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر **عقیدۂ ہفتم**
یہ کہ جو احادیث رسول خدا کے اور تفاسیر قرآن اگرچہ کیسی ہی روایات صحیحہ سے مروی ہون لیکن شیخ
جونپور کے بیان احوال سے مقابل کرکے دیکھنا اگر مطابق انکے احوال کے ہو وین صحیح جاننا ورنہ غلط
جاننا اور اہل سنت کا اعتقاد اسکے بالعکس ہی یعنی مسلمان کو چاہیے کہ اپنے احوال کو احادیث و تفاسیر
کے مقابل کرکے آزماوے کہ جو مطابق نکلے اوسیر ثابت رہے اور جو احوال کہ اپنے مخالف احادیث و تفاسیر کے

پاوے اوس سے توبہ کرکے ترک کرے اور وہ احوال پیدا کرے کہ مطابق سنت رسول اللہ و مشرب جماعت صحابہ اور اہل بیت کے ہووین اس سبب سے انکو اہل سنت وجماعت بولتے ہین **عقیدۂ ہشتم** یہ کہ شیخ موصوف کو بالذات مفترض الطاعت جانتے ہین یعنی جو کچھہ اونھون نے کہا یا کیا اوسکی اتباع دوسرون پر فرض ہوگئی اور اہل سنت کا اعتقاد یہ ہی کہ یہ مقام سوا حضرات انبیا علیہم السلام کے کسی کے واسطے نہین ہی یہ انھین کیواسطے ہی کہ جسکو وہ فرض کہین وہ فرض ہی اور جسکو حلال کہین وہ حلال ہی اور جسکو حرام کہین وہ حرام ہی اور جو کچھہ وہ بلا مواظبت کرین وہ سنت ہی اور جسپر بطور عبادت کے مواظبت اختیار کرین وہ واجب ہو جاتا ہی اور سوا انبیا علیہم السلام کے دوسرونکی اطاعت بالتبع ہی یعنی اونکا قول اگر مخالف امر حضرات انبیا کے نہوگا اطاعت کی جاویگی اور اگر مخالف ہوگا اطاعت نہ کرینگے **عقیدۂ نہم** یہ کہ جیسا کہ قول شیخ جونپور کا باوجود مخالفت نقل کے واجب التصدیق ہی ایسی اگر مخالف عقل وحس کے ہو وجب بھی واجب التصدیق ہی اور کلام مہدی مین تاویل حرام ہی چنانچہ پنج فضائل مین لکھا ہی کہ ایک روز جالور مین مجمع تمام مہاجرین خلفا مہدی کے میان خوندمیر نے ایک خاشاک ہاتھہ مین پکڑ کر پوچھا کہ دیکھو یہ کیا ہی سب نے جواب دیا کہ خاشاک ہی کہا خوب دیکھو کہ کیا ہی بولے خاشاک ہی پھر کہا خوب دیکھو سب نے کہا کہ ہم دیکھتے ہین کہ خاشاک ہی میان نے کہا کہ اسکو مہدی موعود نے شاہ کہا ہی سب نے کہا کہ شاہ ہی آمنا وصدقنا پھر ایک سنگریزہ ہاتھ مین لیکران سب بزرگون کو دکھلاکر کہا کہ یہ کیا ہی بولے یہ سنگریزہ ہی پھر کہا خوب دیکھو کیا ہی بولے سنگریزہ ہی پھر کہا کہ کیا ہی سب بولے کہ دیکھہ رہے ہین کہ سنگریزہ ہی کہا کہ اسکو مہدی موعود نے جواہر لاقیمت کہا ہی سب مہاجرون نے جواب دیا کہ آمنا وصدقنا ہمارے دیکھنے کا کیا اعتبار ہی جو کہ فرمان مہدی مین شک لاوے یا تاویل کرے وہ آن مہدی سے نہین ہی انتہی اور آخر عقیدۂ شریفہ مین لکھا ہی کہ جو شخص کہ بیان مہدی مین کچھہ تاویل یا تحویل کرے وہ مخالف بیان اون فرات کے ہوگا انتہی اور اہل سنت کا اعتقاد یہ ہی کہ شریعت محمدیہ بلکہ تمام شرائع آسمانی مین کوئی خبر وحکم مخالف عقل کے کہ عقل صحیح اوسکے استحالے پر یقین کرے نہین ہوتا ہی اور اگر بالفرض بظاہر کوئی حکم مخالف عقل کے معلوم ہو تو وہان وہ معنی ظاہری مخالف عقل مراد نہین ہین بلکہ وہ کلام مؤول ہی اور معنی تاویلی اوسکے ہرگز مخالف عقل نہین ہین اور تاویل موافق قواعد اصول کے کلام خدا و رسول مین

عقیدۂ ہشتم شیخ موصوف بالذات مفترض الطاعت ہین

عقیدۂ نہم شیخ کے قول مخالف بدیہیات کو بھی حق جاننا

درست ہی البتہ بعضے احکام ایسے ہین کہ عقل بشری اُسکے ادراک لم و ماہیت سے عاجز ہی نہ یہ کہ عقل اُسکے بطلان پر دلیل یقینی رکھتی ہو یا حس و مشاہدے مین بدیہی البطلان ہون اسیواسطے متکلمین اپنی کتابون مین امور متخیلۃ الاستحالہ کے ابطال استحالہ اور اثبات امکان کے درپے رہتے ہین تاکہ دامن احکام شرعیہ غبار احتمال کذب سے پاک رہے بخلاف مہدویہ کے کہ کاہ کو شاہ اور کنکر کو جوہر بول کر کہ کذب محض ہی اوپر سے سر پیچ آمنا صدقنا کا بیچ کر سچ جان لیتے ہین **عقیدۂ دہم** یہ کہ سید محمد جونپوری اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پورے مسلمان ہین اور سوا انکے حضرت ابراہیم و موسی و عیسی و نوح و آدم اور تمام انبیا و مرسلین ناقص الاسلام ہین کہ کوئی پیغمبر نیم مسلم ہی اور کوئی پاؤ مسلمان اور کوئی اس سے بھی کم ہی چنانچہ پنج فضائل مین ہی کہ شاہ دلاور نے اپنے مہدی سے روایت کی کہ آدم علیہ السلام ناک کے نیچے سے بالاے سر تک مسلمان تھے اور نوح علیہ السلام زیر حلق سے بالاے سر تک مسلمان تھے اور ابراہیم و موسیٰ زیر سینے سے سر تک مسلمان تھے اور عیسی علیہ السلام زیر ناف سے بالاے سر تک مسلمان تھے دوسری بار جب آوینگے پورے مسلمان ہوجاوینگے اب آدھے مسلمان ہین انتہی اور انصاف نامہ (نام کتاب ۱۲) کے بارھوین باب مین لکھا ہی کہ میان خوندمیر نے کہا کہ تمام عالم مین دو مسلمان معلوم ہوتے ہین ایک محمد رسول اللہ دوسرے میران (محمد) جونپوری میران موصوف نے جواب دیا کہ ہان الیہ ہی ہی بعضے پیغمبرون کا سر مسلمان ہوا تھا اور بعضونکا ناف تک اور بعضون کا سینہ یا پہلو اور بعضونکے دونو پہلو مسلمان ہوئے تھے مگر یہی دو تن سرتاپا مسلمان ہوئے ہین انتہی اور اہل سنت کا اعتقاد یہ ہی کہ درجۂ اسلام کمتر ہی درجۂ نبوت و رسالت سے انبیا و مرسلین ہوکر اسلام مین ناقص رہنا کیا معنے بلکہ تمام حضرات انبیا پورے مسلمان کامل الاسلام و الایمان ہین جہت اسلام سے ان مین کچھ تفاوت نہین ہی اور ایسی جہت نبوت سے بھی ان مین کچھ تفاوت نہین ہی وصف نبوت مین سب برابر ہین کہ اِنَّآ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ کَمَآ اَوْحَیْنَآ اِلٰی نُوْحٍ وَّالنَّبِیّٖنَ مِنْۢ بَعْدِہٖ الایۃ اور حدیث صحیحین مین ہی کہ لَا تُخَیِّرُوْا بَیْنَ الْاَنْبِیَآءِ اور ایک روایت مین ہی کہ لَا تُفَضِّلُوْا بَیْنَ اَنْبِیَآءِ اللّٰہِ تَعَالٰی یعنی ایک پیغمبر کو دوسرے پر اصل نبوت مین تفضیل نہ دو کہ نبوت مین سب برابر ہین اور تفاوت درجات کہ انبیا علیہم السلام مین ہی بسبب اون خصائص و اوصاف کے ہی کہ منصب نبوت کے سواے فضائل زائدہ کی قسم سے ہین یعنی کوئی نبوت کے سوا فرمان رسالت بھی ساتھ رکھتا ہی اور کسیکے واسطے طغراے اولوالعزمی بھی چمکتا ہی اور کوئی روح اللہ ہی (یعنی عیسی ۱۲) تو کوئی کلیم اللہ ہی (یعنی موسی ۱۲) اور کوئی

عقیدۂ دہم سید محمد جونپوری اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سوا تمام انبیاء و مرسلین ناقص الاسلام ہین

خلیل اللہ ہی تو کوئی حبیب اللہ ہی کسیکو خلافت ہی تو کسیکو شفاعت ہی کسیکو ملک و تاج ہی تو کسیکو قامت
و معراج ہی چنانچہ اسی طرف اشارہ ہی تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللّٰهُ
وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَاَيَّدْنَاهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ

عقیدۂ یازدہم یہ کہ تصحیح مہدی کا اعتقاد رکھنا فرض ہی اور اوسکے انکی اصطلاح مین یہ معنی ہین
کہ تمام ارواح انبیا اور رسل اولوالعزم اور اولیاے بلند مرتبہ اور تمام مومنین اور مومنات آدم سے لیکے سدم
تک شیخ جونپوری کے حضور مین عرض کی جاتی ہین اور شیخ مذکور انکا داخلہ اور موجودات دیکھتے ہین اور
حق تعالی کا اون ارواح کو حکم ہوتا ہی کہ تم نے جس چیز انے سے نور لیا تھا پھر اُس محل سے مقابلہ کر کے
تصحیح کر وا اور جو شخص یہان مقبول ہوا وہ خدا کے پاس بھی مقبول ہی اور جو یہان مردود ہوا وہ عند اللہ
بھی مردود ہی اور تفصیل اسکی مطلع الولایت مین موجود ہی اور پنج فضائل مین لکھا ہی کہ شیخ جونپوری نے اپنے
داماد خوندمیر کو کہا کہ جیسا کہ بندے کے پاس تصحیح ہوتی ہی میان خوندمیر کے پاس بھی ہوگی انتہی اور اعتقاد
اہل سنت کا یہ ہی کہ یہ عقیدہ سراسر باطل و ضلال ہی کیونکہ وہ ملائکہ اور بشر مین کسیکو اس قابل نہین جانتے ہین
کہ حضرات انبیا و مرسلین اوس سے نور لیوین اور پھر مقابلہ و تصحیح کے واسطے اوسکے حضور مین دوڑین اور مدار
مقبولی و مردودی کا یہ شخص ٹھیرے استغفر اللہ العظیم حضرات انبیا معزولی اور مردودی سے امین ہین
بلکہ اولیا و مومنین بھی جبکہ بحسن خاتمہ اس عالم سے روانہ ہوئے بیفکر ہو گئے اب انکی مردودی غیر متصور ہی سبحان
اللہ حضرت خاتم المرسلین با وجود اس شان و تمکین کے بھی نہین بول سکتے ہین کہ انبیا و مرسلین کی مقبولی و مردودی
میرے قبول و رد پر موقوف ہی پس کجا شیخ جونپوری و خوندمیر **عقیدۂ دوازدہم** یہ کہ جب تک آدمی
بچشم سر یا بچشم دل یا خواب مین خدا کو نہ دیکھے مومن نہین ہی مگر طالب صادق کہ اپنے دل کو غیر حق سے
پھیر کر خدا کی طرف متوجہ ہو کر ہمیشہ مشغول بخدا رہے اور دنیا اور خلق سے عزلت اختیار کرے اور خودی
سے باہر آنے کی ہمت کرتا ہو ویسے شخص کے حق مین بھی انکے مہدی نے حکم ایمان کا کیا ہی چنانچہ عقیدۂ
خوندمیر مین مذکور ہی غرض کہ یہ چار قسم کے لوگ یعنی بچشم سر یا بچشم دل یا بخواب خدا کے دیکھنے والے اور طالب دیدار کہ
تمام دنیا اور خلق کو چھوڑ کر زاویۂ عزلت مین ہمیشہ مشغول بخدا ہین مومن ہین اور باقی سب انکے مہدی کے
نزدیک کافر ہین پس وای برحال مہدویان حال کہ ان چارون قسم سے باہر ہین یہ بیچارے اہل سنت کے نزدیک
خارج زمرۂ اہل سنت سے اور مہدی کے نزدیک خارج زمرۂ مسلمین سے ہین افسوس از ینجا رانده وز انجا مانده

نہ ادھر کے ہوئے نہ اودھر کے ہوئے کاش ادھر اہل سنت مین آجاتے تو صورت نجات کی ہوتی کیونکہ اعتقاد اہل سنت مین خدا کے دیکھنے پر ایمان موقوف نہین ہی بلکہ یہ لوگ نے دیکھے خدا پر ایمان بالغیب لائے ہین اسیواسطے اللہ انکی مدح فرماتا ہی کہ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ اور اتفاق ہی اہل سنت کا بلکہ امت کا کہ رویت اللہ تعالی کی دنیا مین بچشم سر کبھی کسی کے واسطے واقع نہین ہی سوا حضرت رسالت کے شب معراج مین بلکہ بعضون کا اس مین بھی اختلاف ہی تفصیل اسکی دلیل شانزدہم مین آویگی انشاء اللہ تعالی عقیدۂ سیزدہم یہ کہ بموجب فرمانے شیخ موصوف کے تین پہر خدا کا ذکر کرنیوالا منافق ہی اور چار پہر ذکر کرنے والا مشرک ہی اور پانچ پہر کا ذکر کرنے والا مومن ناقص ہی اور آٹھ پہر کا ذکر کرنے والا مومن کامل ہی پس اسی سبب سے انکے نزدیک کسب حرام ہی کیونکہ انکے نزدیک حالت کسب مین یاد الہی متعذر ہی حاصل ہوا کہ انکے میران کے نزدیک مہدوی لوگ اگر تین چار پہر بھی ذکر خدا کرین تو بھی منافق و مشرک ہین چہ جای آنکہ مہدویون مین اسقدر ذاکر بھی لاکھون مین ایک بھی نظر نہین آتا ہی غرض کہ اس فرمان نے بھی مہدویون کے دین و ایمان کو تاراج کیا اور تفصیل اسکی بدخلقی شانزدہم مین آوے گی اور اعتقاد اہل سنت کا یہ ہی کہ آدمی جب تک اعتقادات اسلامیہ صحیح رکھتا ہی کسی عبادت کے ترک اور کسی گناہ کے ارتکاب سے منافق و مشرک نہین ہوتا ہی بلکہ مومن گنہگار رہتا ہی جبکہ عبادت مفروضہ کے ترک سے کافر نہین ہوتا تو دوام ذکر کہ نوافل و مستحبات سے ہی اوسکے ترک سے کیونکر مشرک و منافق ہوگا اگر کرے گا درجات اعلی پاوے گا اور اگر نہ کرے گا مومن بلاشبہہ رہے گا عقیدۂ چہاردہم یہ کہ اشیاء دنیوی اگرچہ حلال و مباح ہون اوس مین مشغول رہنے والا بلکہ اوس کا ارادہ رکھنے والا کافر ہی جیسا کہ انصافنامے کے باب پنجم مین لکھا ہی کہ میران نے فرمایا کہ وجود حیات دنیا کفر ہی چنانچہ زنان و فرزندان و اموال و حیوانات و زراعات و عمارات و ملبوسات و ماکولات وغیرہا جو کہ انکا مرید ہو اور ان مین مشغول ہو وہ کافر ہی اور جو کہ ان کا ارادہ رکھے اور اوس ارادے مین مشغول ہو وہ بھی کافر ہی اگر کوئی شخص اوس کے ساتھ صحبت رکھے یا اوسکے گھر کو جاوے یا اوسکے ساتھ الفت رکھے وہ ہماری آن سے نہین ہی اور آن محمدی سے نہین ہی اور آن خدا سے نہین ہی انتہی دیکھیے کہ مہدویون مین یہ سب اشیاء باکمال حرص و رغبت موجود ہین اور وہ بخوبی ان مین مشغول ہین اور اہل دولت کے در پر شب و روز مانند پیرزالون کے دست بستہ حاضر ہین پس انکے مہدی کی زبان درفشان سے خطاب کفران کو مبارکباد اور جب

مہدی نے کہا کہ ہماری آن سے نہین ہی تو غیر مہدی ہونا ان پر صادق ہوا غرض ان عقائد
ثلثۂ متصلہ سے ثابت ہوا کہ ان بزرگ نے ان لوگون کو سب سے چھوڑا کر زمرۂ اہل سنت سے اپنی طرف
بلاکر صلہ اوس کا یہ دیا کہ ان خطابات کفر و شرک و نفاق سے سرفراز فرمایا اب مہدویون نے لاچار
ہوکر ایسا اقرار کیا ہی کہ اگرچہ عمر بھر بموجب فرمان صدق ترجمان مہدی کے کافر رہے لیکن مرتے
وقت کسی بیان کے ہاتھ پر برائے نام کچھ کلمات ترک کے ادا کرکے مسلمان ہوجانا اور ان خطابات
مہدی سے کسی طرح اپنا پیچھا چھوڑانا تحقیق اس امر کی کہ یہ ترک کچھ مفید نہین ہی بدحلفی دہم کے بیان مین
آوے گی انشاء اللہ تعالی یہ مقام فقط نقل عقائد کا ہی نہ ایراد دلائل کا لیکن قطع نظر اوس سے بھی لازم آیا کہ
بالاے زمین زندہ مہدوی بموجب ارشاد مہدی کے کافر و غیر مہدی ہوتے ہین اور زیر زمین مردہ البتہ مہدی کی
مسلم ہین پس تمام اعمال حالت زندگی کے ناچیز ٹھیرے کیونکہ اعمال حالت کفر کے نامقبول محض
ہوتے ہین اور حقوق الناس کہ ہر حال مین قابل مواخذہ ہین ان کے ہمراہ رہین گے تب بھی نجات
مشکل ہی اور زندہ مہدویون کو کہ بموجب فرمان مہدی کے حالت کفر مین ہین اور آن مہدی سے
خارج ہین ہم سے باب مذہب مین گفتگو لاحاصل ہوئی غرض کہ مسودۂ اوراق نے ہرچند کہ جادۂ احتیاط
کا اختیار کیا کہ اپنی طرف سے تمام کتاب مین کہین انکی تکفیر سے زبان و قلم کو آلودہ نہ کیا لیکن یہ امر
لاعلاج ہی کہ خود مہدی ایسے درپے ہین کہ اونکی تکفیر سے انکو نجات دشوار ہی کیونکہ جب ملبوسات و کولات
و زنان و فرزندان وغیرہ کفر ٹھیرا ادنی سے اعلی تک امیر و فقیر و پیر و پیرزادہ سب اس مین گرفتار
ہوگئے بخلاف اہل سنت کے کہ اون کے اعتقاد مین یہ آفات بالکل نہین ہین اسواسطے کہ مال حلال
خواہ کروڑہا کا ہو جب اسکی زکوۃ ادا ہوئی مالبقی پاک ہوگیا اوس کا رکھنا نہ گناہ ہی نہ کفر اور صحت اسکی
خود قرآن سے ثابت ہی اسواسطے کہ اللہ تعالی قرآن مجید مین جابجا زکوۃ دینے والون کی مدح فرماتا ہی
اور زکوۃ اوس کا نام ہی کہ مال نصاب مین سے بعد گذرنے تمام سال کے چالیسوان حصہ خیرات کرنا
پس اگر تمام سال رکھنا مال کا کفر ہوتا تو اللہ تعالی مدح کاہے کو فرماتا اور اگر بعد ادا کے چالیسوین حصے کے
بقیہ اونتالیس حصے پاک نہ ہوجاتے تو کاہے کو فرماتا کہ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ
وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ عقیدہ پانزدہم یہ کہ ترک
وطن کرنا اور اپنے وطن سے ہجرت کرکے صادقون کی صحبت اختیار کرنا فرض ہی چنانچہ شواہد

باب سی وسوم مین مرقوم ہی اور جو شخص کہ اس ہجرت وصحبت کو بجا نلاوے وہ منافق ہی چنانچہ عقیدۂ
میان خوندمیر مین کہ جسکو مہدوی ام العقائد بحر الفوائد بولتے ہین لکھا ہی کہ ہر کہ مہدی را تبک
کردہ ہست واز ہجرت وصحبت وی باز ماندہ ہست او را حکم منافقی بدین آیت باید کرد کہ لَا يَسْتَوِي
الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ
وَأَنفُسِهِمْ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً وَكُلًّا
وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا انتہی حالانکہ
اس آیت سے یہ ہرگز ثابت نہین ہوتا کہ تارک ہجرت منافق ہی علاوہ یہ کہ اس آیت مین خود ہجرت کا
سرے سے ذکر نہین ہی چہ جائیکہ تارک ہجرت کے نفاق کا ذکر ہووے اس مین فقط جہاد کرنے والون کا
اور بلا عذر جہاد ترک کرنے والون کا ذکر ہی سو خود مہدی اس مین گرفتار ہین کہ ابتداے مہدویت سے
تا دم مرگ کبھی جہاد نہین کیا اور خلفا نے بھی سنت جہاد کفار کو قائم نہ کیا بلکہ حکام اہل اسلام سے بغاوت
کر کے مسلمانون کے ساتھہ کبھی کبھی قتال وجدال برپا کیا ہی اس آیت سے استدلال اوپر نفاق تارک ہجرت کے
کرنے سے حال قرآن فہمی شیخ موصوف اور میان خوندمیر کا معلوم ہوا اور اس قسم کی خوش فہمی کا ذکر آگے
کتاب مین بکثرت آوے گا اور سب پر طرّہ یہ کہ یہ ہجرت اصطلاحی اس قوم کی شریعت محمدیہ مین ہرگز معروف
نہین ہی بلکہ مکروہ ہی اسواسطے دین محمدی مین ہجرت اس کا نام ہی کہ ملک کفار سے ہجرت کر کے دار الاسلام
مین توطن اختیار کرنا نہ یہ کہ اپنا فقط وطن ترک کر کے اوسی حکومت کی دوسری بستی مین جا رہنا جیسا
کہ خلفاے شیخ جونپوری نے کیا کہ گجرات مین اپنے اوطان سے نکل کر پھر اوسی اقلیم کے دوسرے بلاد و
دیہات مین انھین سلاطین اہل سنت کی حکومت مین عمر بسر کی یہ قسم رہبانیت سے ہی کہ شرع محمدی مین
ممنوع ہی کہ لا رھبانیۃ فی الاسلام اہل اسلام کے نزدیک اس حرکت کا ترک موجب ثواب
واجر ہی نہ موجب نفاق یہ اعتقاد بھی مانند عقائد سابقہ کے مہدویان حال کے نفاق کا مثبت ہی کہ اکثر
یہ لوگ کہ اپنے اوطان وپیدایش کے بلاد مین مرتے ہین اور ترک ہنگام مرگ سے بھی یہ نفاق
دفع نہین ہوتا کیونکہ اگر اوسوقت بالفرض دنیا ترک ہوئی لیکن ہجرت وطن سے کہان ہوئی پس
خطاب منافقی کا جانب مہدی سے موجود ہوا غرض کہ کیسی حیلہ کرین مگر مہدی کے ان خطابات
والقاب سے نجات نہین ملتی ہی **عقیدۂ شانزدہ** یہ کہ شیخ محمد صاحب جونپوری کو نبی بالکہ رسول

صاحب شریعت تازہ جانتے ہین اور اس شرع ایجاد فقیرے بعض احکام کو ناسخ بعض احکام شرع محمدی
کا سمجھتے ہین بیان اسکا یہ کہ نبی اصطلاح اہل اسلام مین اوس انسان کو کہتے ہین کہ اوسکو اللہ تعالی
اپنے محض لطف سے سائر الناس مین سے برگزیدہ فرماکر ارشاد و ہدایت خلق کے واسطے مقرر فرماوے
اور اوسکی طرف اپنے اوامر و نواہی و معارف و حقائق بقدر حاجت وحی کرے خواہ بواسطہ فرشتے
کے یا بلا واسطہ فرشتے کے بطور الہام یا منام وغیرہ کے اور مقدمات دینی مین وہ شخص معصوم فی العلم
ہووے یعنی وحی اوسکی قطعی یقینی ہووے کہ اوس مین اصلا گمان وساوس شیطانی اور خیالات نفسانی
کا نہ ہووے اور اسی طرح معصوم فی العمل بھی ہووے یعنی بعد حصول اس مرتبے کے اللہ تعالی اوسکو گناہ کبیرہ مطلقا
اور صغیرہ خسیسہ عمدا او سہوا اور صغیرہ غیر خسیسہ عمدا سے معصوم رکھے یہ نبی محض ہوا اور اوسکی نبوت یا احکام
و اخبار کا منکر اور اہانت کرنے والا اور بغض رکھنے والا کافر ہوتا ہی اگر با این ہمہ اوسکے ہمراہ کوئی کتاب
یا نسخ بعض احکام شریعت سابقہ کا بھی ہو وہ رسول ہوا اور درجۂ نبوت پر مرتبۂ رسالت اضافہ ہوا
یہ خلاصہ ہی شرح مواقف اور شرح مقاصد اور غیرہما کے مواضع متفرقہ کا اب ملاحظہ کیجیے کہ مہدویہ
شیخ موصوف مین ان تمام امور نبوت اور رسالت کا اعتقاد رکھتے ہین اگرچہ نام مہدویت کا
لیتے ہین لیکن فقط نام کیا کام آتا ہی کام حقیقت سے ہی اور حقیقت نبوت و رسالت کا اعتقاد ان کی
کتابون معتبرہ سے بخوبی ثابت ہی اجمالا او تفصیلا اجمالا یہ کہ شواہد کے تیرھوین باب مین لکھا ہی کہ مہدویت
اور نبوت مین نام کا فرق ہی اور کام اور مقصود ایک ہی اور تفصیلا یہ ہی کہ انکا بمحض لطف الہی سائر الناس
مین سے برگزیدہ ہو کر مامور خدمت ارشاد و ہدایت پر ہونا تمام کتابون مین مرقوم ہی چنانچہ مطلع الولایت
مین لکھا ہی کہ اول بارہ برس تک امر الہی ہوتا رہا اور میران وسوسۂ نفس و شیطان سمجھ کر ٹالتے رہے
اور بعد بارہ برس کے خطاب باعتاب ہوا کہ ہم روبرو فرماتے ہین تو اوسکو غیر اللہ سے سمجھتا ہی بعد اوسکے بھی
شیخ موصوف اپنی عدم لیاقت وغیرہ کا عذر پیش کرکے آٹھ برس اور ٹالتے رہے بعد بیس برس کے
خطاب باعتاب ہوا کہ قضائے الہی جاری ہو چکی اگر قبول کرے گا ماجور ہوگا ورنہ مہجور ہوگا انتہی ملخصا
اور امام العقائد مین لکھا ہی کہ او ذات خویش را بامر خدا بمہدویت اظہار کرد اگفتا او فرمودہ است حق تعالی
کہ مارا فرستادہ است مخصوص برائے انیست کہ آن احکام و بیان کہ تعلق بولایت محمدی دارد بواسطۂ مہدی
ظاہر شود اور رسالہ فرائض سید میران جی مین لکھا ہی کہ فرض پانزدہم خصوصیت بعثت مہدی برائے اظہار کردن

وبیان نمودن احکام ولایت محمدی کو والسنتن انتہی اور رسولہ اسکے تمام کتب قوم سے بھی ثابت ہوتا ہی کہ من
جانب اللہ محض لطف الٰہی شیخ جونپوری واسطے ہدایت خلق کے بتاکید تمام مبعوث ہیں اور اسی طرح مقدمہ
دوم یعنی وحی احکام وغیرہ کی بطور قطعیت کے خدا کی طرف سے ہونا بھی انکی کتابون مین جابجا مبسوط ہی چنانچہ
ام العقائد مین لکھا ہی کہ شیخ موصوف فرماتے ہین کہ جو حکم کہ مین بیان کرتا ہون خدا کی طرف سے بامر خدا
بیان کرتا ہون جو کہ ان احکام سے ایک حرف کا منکر ہوگا عند اللہ ماخوذ ہوگا اور رسالہ فرائض مین
لکھا ہی فرض چہارم مہدی ابیواسطہ ہر روز نو تعلیم از خدا والسنتن پنجم تمام احکام مہدی ثابت بامر اللہ والسنتن
سیزدہم ہر اعمال و بیان مہدی از تعلیم خدا و باتباع مصطفی علیہ السلام والسنتن اور رسالہ اعتقادیات عملیات
مین عالم میان نے لکھا ہی کہ منصب خد علم و حکم کا حضرت کو حق تعالی سے اور روح مقدس نبی سے ہی اور علم
و حکم حضرت کا یقینی قطعی ہی اب ان بزرگ کے عبارات وحی ادعائی ہین سے ایک عبارت بطور نمونے کے
لکھی جاتی ہی ابتدا رسالہ ام العقائد مین لکھا ہی قال الامام المهدي صلى الله عليه وسلم علمت
من الله بلا واسطة جديد اليوم قل اني عبد الله تابع محمد رسول الله محمد مہدی
الزمان وارث نبي الرحمن عالم علم الكتاب الايمان مبين الحقيقة والشريعة
والرضوان انتہی اور اسی طرح مقدمہ سوم نبوت کا یعنی معصوم فی العلم والعمل ہونا اسپر بھی تمام مہدویون کا
اتفاق ہی چنانچہ اعتقاد معصوم فی العلم ہونے کا مقدمہ دوم سے بھی ثابت ہوا اور معصوم فی العمل
ہونا بھی سب کا اعتقاد ہی چنانچہ رسالہ اعتقادیات عالم میان مین لکھا ہی مسئلہ مہدی موعود علیہ السلام
تابع تام ہین بے خطا نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بلکہ معصوم عن الخطا ہین الخ مسئلہ کسی مجتہد یا مفسر کا
قول موافق حکم و بیان مہدی کے نہ ہووے تو وہ قول خطا ہی مسئلہ احادیث آحاد جو ظنیہ ہین حضرت کے
احوال یا افعال یا اقوال کے مخالف ہووین تو وہ احادیث نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے نہین ہین بلکہ کسی
راوی کی غلطی ہی مسئلہ جائز نہین ہی کہ قول یا فعل حضرت کا مخالف کسی امر قطعی شرعی کے ہو کیونکہ جو
امر نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بطریق یقین کے حدیث متواتر صریح المعنی سے یا نص صریح قرآنی سے
یا اتفاق و اجماع سے امت مکرمہ کے ثابت ہوا اوس کا خلاف مخالف ہی اتباع کا انتہی غرض کہ شیخ موصوف
کے افعال و اقوال ایسے معصوم ہین کہ اقوال مجتہدین و مفسرین بلکہ احادیث سید المرسلین اوسکے مقابلے
مین غلط و خطا پر محمول کی جاتی ہین اور اسی طرح مقدمہ چہارم یعنی اونکے مقام و احکام کا انکار کفر ہونا بھی اعتقاد

اتفاقی مہدویہ کا ہی چنانچہ عقیدۂ خوند میر میں ہی کہ مہدی سے نے فرمایا ہی کہ جو حکم یہ بیان کرتا ہون مین خدا کی طرف سے بامر خدا بیان کرتا ہون جو کہ ان احکام سے ایک حرف کا منکر ہوگا عند اللہ ماخوذ ہوگا اور رسالۂ فرائض مین لکھا ہی کہ فرض دوم یہ ہی کہ منکر مہدیکو کافر جاننا اور فرض ششم یہ کہ منکر ایک حرف کو بیان مہدی سے عند اللہ ماخوذ جاننا اور آخر اوس رسالے مین ہی کہ بجز ایمان آوردن برین جملہ احکام واعتقاد داشتن وعمل کردن بران ودور بودن از تاویل وتحویل آن شمار در گروہ مہدی نباشد و امیدوارے فلاح ونجات ہم نیست انتہی غرض کہ تمام لوازم نبوت انکے اعتقاد مین شیخ موصوف کے واسطے ثابت ہوئے اب باقی رہا درجہ رسالت کا یعنی کتاب یا نسخ بعض احکام شریعت سابقہ کا ان دونون امر مین سے جو امر پایا جاوے رسالت ثابت ہوتی ہی چونکہ امر اول دشوار تھا اوسکو اختیار نہ کیا اسواسطے کہ کتاب مستقل نہ بن سکی کیونکہ ایک عبارت وحی کہ مقدمۂ دوم مین منقول ہوئی خطاؤن لفظی ومعنوی سے مالا مال ہی کہ تفصیل اسکی بحث تسویہ مین آوے گی انشاء اللہ تعالی اگر سالم کتاب بنتی گویا کتاب غلطیات ہوتی البتہ فقرات وحی متفرق کتب مہدویہ مین موجود ہین کہ بعض عربی وبعض ہندی اور بعض گجراتی زبان مین ہین منجملہ اونکے ایک یہ ہندی فقرہ بھی وحی ہوا ای سید محمد دعوی مہدویت کا کھلاتا ہوہی تو کھلا نہین تو ظالمان مین کروان گا چنانچہ شواہد کے باب ہفدہم مین لکھا ہی واہ کیا فصیح وبلیغ فقرہ اترا کہ تمام اہل ہند کو اسکی فصاحت نے حیران کر دیا اگر ایسے سب فقرات وحی ایک جا کر لین ایک رسالہ مختلف اللغات ہو کر شاہد کریمۂ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا کا ہوسکتا تھا مگر نہ کیا اور شق ثانی پر اکتفا کیا یعنی شریعت جدیدہ ناسخ بعضے احکام شریعت محمدیہ کا دعوی کیا بیان اس کا یہ ہی کہ شریعت انھیں احکام شرعیہ اوامر ونواہی کو کہتے ہین سو شیخ موصوف نے دعوی کیا کہ مجپر احکام خدا کی طرف سے تازہ بتازہ نو بنو اترا کرتے ہین اور وہ احکام مانند احکام قرآنی کے ہین بلکہ اوس سے بھی بڑھ کر ہین کیونکہ احکام قرآنی بعض فرض ہین بعض مستحب بعض مباح ہین یہان جو مونہہ سے نکلتا ہی سو فرض ہی بلکہ ایمان ہی کہ اون پر عمل نکرنے سے خارج مہدویت سے ہوجاتا ہی چنانچہ عبارت منقولۂ آخر رسالۂ فرائض سے معلوم ہوتا ہی اور خروج مہدویت سے بعینہ خروج ایمان واسلام سے ہی دوسرے یہ کہ عبارت قرآنی مین بعض جا توجیہ تاویل بھی درست ہی چنانچہ مؤول ومجاز وکنایہ سب اقسام قرآنیہ سے ہین یہان تاویل وتوجیہ مطلقا کفر ہی چنانچہ آخر رسالۂ مذکورہ سے مستفاد ہی پس احکام شریعت

ف ۱ وحی جو ہندی زبان میں [illegible]

ف ۲ [illegible]

ترجمہ اور اگر ہوتا قرآن طرف غیر اللہ سے تو پاتے اس میں بہت تفاوت ۱۲

جونپوری پوربیہ کو بیان خوندمیر نے رسالہ عقیدہ مین اجمالا بیان کیا اور کہا اسکی ابتدا مین کہ المقصود
بندہ سید خوندمیر بن موسی عرف جہجو این احکام از زبان سید محمد مہدی علیہ السلام شنیدہ است و او
فرمودہ است ہر حکمے کہ بیان می کنم از خدا و بامر خدا بیان می کنم ہر کہ ازین احکام یکحرف را منکر شود او عند اللہ ماخوذ
گردد الخ اور انتہائے رسالہ مین کہا کہ ای طالبان حق کہ مہدی را قبول کردہ اید معلوم باد این احکام مذکور است
از اول تا آخر وقت رحلت آن ذات مادام کہ این بندہ در صحبت وی بود در ہیچ حکم از ان احکام تفاوت نیافتم
و برین جملہ اعتقاد و ایمان آوردیم ہر کہ در بیان وی چیزی بیفزاید یا تحویلی کند او مخالف بیان آن ذات باشد
تمت بعدہ سید میران جی نے ان احکام کو تفصیلا بیان کیا اور کہا کہ منکہ سید میران جی بن سید
علام السلام برجملہ مصدقان مہدی واضح ولائح باد کہ حاصل احکام محکمات مہدی کہ در عقیدہ بندگی میان
سید خوندمیر رضی اللہ عنہ مذکور اند مجموع سی حکم اند بعضے از ان فرائض اعتقادی و برخی از ان فرائض عملی اند الخ
یہ رسالہ بالتمام بحث التسویہ مین منقول ہوگا انشاء اللہ تعالی حاصل اس سلسلے کا یہ ہے کہ احکام مذکورہ
سے بیس فرض اعتقادی ہین اور دس فرض عملی ہین اور سوائے انکے اور فرائض بھی ہین لیکن وہ سب
انھین تیس کے فروع ہین چنانچہ بعض ان احکام کے ضمن عقائد گذشتہ مین مذکور ہو چکے اور باقی رسالہ
مذکورہ سے معلوم ہونگے غرض کہ یہ احکام شریعت تازہ ہے سوائے شریعت محمدیہ کے کیونکہ شریعت محمدیہ کا
ماخذ قرآن اور زبان حضرت رسالت پناہ اور دونوں کے حق مین اللہ تعالی فرماتا ہے کہ انکا بیان واضح اور اصلا
ہوا ہے کہ وَهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِينٌ وَقُرْاٰنٌ مُّبِينٌ وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِينٌ پس اگر قرآن
یا زبان آنحضرت سے یہ احکام مستفاد ہوتے اسقدر آنکے مخفی نہ رہتے کیونکہ ایسے احکام مؤکدہ کو مجمل و مہمل چھوڑنا
مخالف خدمت تبلیغ رسالت کے ہے اور اگر کہین کہ بیان ان احکام کا زبان مہدی سے مقصود تھا تو وہی مضمون
وارد ہوا کہ اس شریعت کو بعد نو سو برس کے شریعت محمدی سے ظاہر کرنا منظور تھا اور یہ احکام بعضے
احکام شریعت محمدیہ کے ناسخ ہین اسلئے کہ نسخ کہتے ہین تبدیل و ازالہ احکام شرعیہ کو دوسرے احکام شرعیہ سے
اور احکام شرعیہ سات قسم ہین فرض و واجب و سنت و مندوب و حرام و مکروہ و مباح اور انکی تبدیل بطریق
سری یعنی مستحب کو فرض کر دینا یا مباح کو حرام کر دینا یا مکروہ کو فرض کرنا یا حرام کو فرض کر دینا و قس علی ہذا
سب نسخ کہلاتا ہے چنانچہ النفائق وغیرہ مین اسکی تفصیل ہے اور اسی طرح شیخ جونپوری نے کہا کہ ذکر کثیر باجماع
امت شریعت محمدیہ مین مستحب تھا شیخ نے فرض کر کے اسکا استحباب منسوخ کر دیا چنانچہ عقیدہ نمبر ۲ مین

مین مطور ہوا اور اسی طرح عزلت خلق سے اور صحبت صادقون کی اور پرہیز اسوائے محمد کے ہونے فرض
کیا اور تدبیر و تردد و میراث و تعین معاش اور خروج دائرہ یعنی تکیہ سے کہ مباح تھا حرام ٹھیرایا اور بلا وجہ
وطن چھوڑنا کہ قسم رہبانیت سے ہی اور مکروہ تھا اوسکو فرض ٹھیرایا اور اعتقاد مساوات مہدی کا ساتھ
حضرت رسالت کے کہ حرام تھا اوسکو فرض و ایمان ٹھیرایا اور ترک تمام اسباب دنیا کہ مستحب تھا اوسکو فرض
کیا و قس علی ہذا اور ان فرائض کو عین ایمان ٹھیرایا کہ انکا تارک کافر و منافق قرار پایا چنانچہ عقائد سابقہ
مین مذکور ہو چکا اور سوائے نماز دن فرض کے ایک اور نماز ششم فرض ٹھیرائی وہ دوگانہ ستائیسوین
رمضان کا ہی اور سوائے زکوۃ فرض اسلامی کے ایک عشر فرض کیا کہ زکوۃ سے بمراتب سخت تر ہی یعنی اللہ تعالی
نے زکوۃ باین آسانی فرض فرمائی کہ جب آدمی ساڑھے باون تولے چاندی یا بیس مثقال سونے کا مالک ہووے
اور فارغ حوائج اصلیہ اور قرض سے ہوکر ایک سال کامل اسپر گذرے تب چالیسوان حصہ اوس کا فقرا کو دینا اوسپر
فرض ہی اور شیخ جونپوری نے یہ فرض نکالا کہ آدمی جب بقدر مال کا مالک ہووے قلیل ہو یا کثیر اوس کا دسوان حصہ
خیرات کرنا اوسپر فرض ہوا یہ عبادت مالی ہی برابر زکوۃ کے چنانچہ کتاب زبدۃ البراہین تصنیف سید عبد الرحیم
بن اسحق بن عبد الحی مہدوی مین مذکور ہی اور رسالۂ فرائض مین بھی اس کا اشارہ موجود ہی غرض کہ یہ عشر وہ
عشر نہین ہی جو کہ محاصل زمین سے شرع مین مقرر ہی بلکہ یہ ایک تشریع جدید ہی مانند احکام مذکورۃ الصدر کے
اور نماز ششم اون تمیس احکام سے بھی زائد ہی بالجملہ احکام شریعت جونپوریہ کے بعضے محض شرع جدید ہین اور بعضے
باوجود شرع جدید ہونے کے بعضے احکام شرع قدیم محمدی کو منسوخ بھی کرتے ہین پس ثابت ہوا کہ شیخ
جونپور مہدویون کے اعتقاد مین رسول صاحب شریعت جدیدہ ناسخ شریعت محمدیہ کے ہین کیونکہ ناسخ کو سب
احکام کا نسخ ضرور نہین ہی بلکہ بعض احکام کا نسخ بس ہی چنانچہ حضرت عیسی فرماتے ہین وَلِأُحِلَّ لَكُم بَعْضَ
الَّذِي حُرِّمَ عَلَيْكُمْ پس مذہب مہدویون کا مخالف ہوا نص قرآنی کے کہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ
مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ اور باطل ہوئی توجیہ مہدویون کی کہ کہتے ہین کہ
خاتم النبیین سے مراد یہ ہی کہ کوئی پیغمبر صاحب شریعت جدیدہ بعد آنحضرت کے پیدا نہ ہوگا اور اگر نبی متبع شریعت
محمدیہ کا پیدا ہووے منافی آیت مذکورہ کا نہین ہی اور شیخ جونپوری پیغمبر متبع ہین چنانچہ عالم میان رسالۂ اعتقادیات
مین لکھتے ہین پس اب ہونا مہدی علیہ السلام کا امراوصاف پر متبع اس شرع شریف کے ہوکر نہین مخالف ہی
کتاب و سنت و اجماع کا کیونکہ بنابر معنی مذکورہ کے نبی مشرع ہونا شرع شریف سے ممنوع ہی نہ نبی متبع ہان حضرت

متبع ہین نہ مشرع انتہی آور وجہ بطلان ظاہر ہو کہ خود انھین کے عقائد سے مہدی کا علی مشرع ہونا ثابت
ہوا پس موافق اقرار مہدویہ کے بھی انکا اعتقاد مخالف قرآن وسنت واجماع اسکے ہوا علاوہ یہ کہ
مقصود بنی متبع سے کیا ہو اور معنی آیت کے کیا ہین یہ بھی اب تک ان بزرگوارون کی فہم مین نہین آیا ہی
بحث اسکی بہ تفصیل باب تسویہ مین آوے گی انشاء اللہ تعالی یہان اسی قدر کافی ہی **عقیدہ ہفدہم**
مہدویون کا اعتقاد یہ ہی کہ شیخ جونپوری بعد منصب نبوت ورسالت کے بعضے صفات الوہیت مین اللہ تعالی
کے ساتھہ بھی شریک ہین چنانچہ یہ صفت الہی کہ اِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَعْلَمُ مَا یَلِجُ
فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْہَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْہَا اِنْ تَکُ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِّنْ
خَرْدَلٍ فَتَکُنْ فِیْ صَخْرَۃٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِہَا اللّٰہُ کہ صفت علم الہی ہی اور
جابجا جناب باری اسکو اپنے واسطے خاص فرماتے ہین شیخ موصوف بھی اس مین خدا کے ساتھہ
شریک ہین کہ اسی طرح کا علم غیب انکو بھی حاصل ہی چنانچہ شواہد الولایت کے اکتیسوین[۳۱] باب مین لکھا ہی
کہ شیخ موصوف نے کہا کہ حق تعالی نے بندے کو احوالات جملہ موجودات کے ایسے علوم کر دیے ہین کہ جیسا کہ کوئی دانہ رائی کا
ہاتھہ مین رکھتا ہوا ور ہر طرف پھرا کر کما حقہ پہچانے اور واقف ہوا ور بشارت نامے مین لکھا ہی کہ مہدی
نے کررات ومرات کہا ہی کہ بندے کو مقام ومراتب جملہ انبیا واولیا ومومنین ومومنات کے بلکہ احوال جملہ
موجودات کے ایسے معلوم ہو گئے ہین جیسا کہ صراف سکے سونے اور چاندی کو ہاتھہ مین لے کر ہر طرف
پھراتا ہی اور کما حقہ پہچانتا ہی انتہی اور پنج فضائل مین لکھا ہی کہ شیخ مذکور نے اپنے خلیفہ ولاور کے حق مین فرمایا
کہ میان ولاور کو عرش سے تحت الثری تک ایسا روشن ہی جیسا کہ ہاتھہ مین رائی کا دانہ ہوئے انتہی دیکھیے
بڑے میان تو بڑے میان چھوٹے میان سبحان اللہ خود بدولت کو تو جملہ موجودات کہ جس مین سموات
وارض وما بینہما سب داخل ہی مانند دانے رائی کے یا مثل روپے اشرفی کے ہاتھہ مین تھے مریدین کے
ہاتھہ مین بھی عرش وفرش مانند دانے رائی کے رکھا ہوا ہی اور اہل سنت کا اعتقاد یہ ہی کہ یہ ایک نوع کی شرک
حقیقی کا دعوی ہی اسواسطے کہ شرک کی حقیقت یہی ہی کہ اللہ تعالی کی ذات یا صفات وافعال مین کسی کو
شریک جاننا یعنی ویسی صفت دوسرے کے واسطے بھی ثابت کرنا اور یہ فرق کچھہ بکار آمد نہین ہی کہ یہ صفت
اللہ تعالی مین بالذات ہی اور بشر مین بواسطہ عطاے الہی ہی کیونکہ اللہ تعالی اپنی صفت مین تشبیہ پیدا نہین
کرتا ہی کہ کوئی بشر مانند حق سبحانہ کے عالم موجودات یا خالق کائنات یا رازق حیوانات یا حافظ ارض

وسموات ہوجاوے تو استغفر اللہ العظیم پھر خدا اور بندے مین کیا فرق رہا انبیا علیہم السلام علم غیب سے تحاشی
کرتے ہین حضرت نوح علیہ السلام فرماتے ہین وَلَا اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَائِنُ اللّٰهِ وَلَا اَعْلَمُ
الْغَيْبَ اور حضرت رسالت پناہ کو حکم ہوا کہ کہو وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ
البتہ حضرات انبیا و اولیا کو بعض اوقات بطور معجزہ او خرق عادت کے بعض امور غائبہ کا انکشاف ہوتا ہی
نہ یہ کہ مانند جناب باری کے جملہ موجودات غیب السموات والارض مانند دانے رائی کے منکشف رہین پھر کیا
فرق رہا علم بندہ اور علم خدا مین یہ دعوی صاف مخالف نص قرآن ہی کہ قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی کہدو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نہین جانتے ہین جو کوئی آسمانون مین ہین اور
زمین مین غیب کو مگر اللہ تعالی یہ شیخ جونپور اور میان ولاو بھی زمین والون مین ہین انکو علم غیب کس طرح
مخالف اس آیہ کریمہ کے ہوگیا عقیدہ ہجدہم یہ کہ عالم مین چند چیزین ایسی موجود ہین کہ مخلوق
خدا کی نہین ہین بعضی اون مین کل وجہ سے غیر مخلوق ہین اور بعضی من وجہ مخلوق اور من وجہ غیر مخلوق
ہین منجملہ اونکے شیخ جونپور شیخ مہدویان بھی ہین چنانچہ رسالہ جوہر نامہ مین لکھا ہی معلوم باد چند چیز غیر مخلوق
اند چنانکہ مبشر المتقدمین زبدۃ الواصلین بندگی میان سید قاسم صاحب در مکتوبات نوشتہ اند چون جوہر
اول و روح حقیقی و ولایت محمدی و جملہ کتب و صحائف این ہمہ غیر مخلوق اند و من دون ہذا کل اشیاء بری
و بحری علوی و سفلی مخلوق اند حتی خاتمین فی المعنی غیر مخلوق و فی الصور مخلوق اند انتہی
پس ای عزیز اہل تمیز ہمہ علمائے اہل شریعت ولایت را مخلوق گویند و ہمہ اولیائے اہل حقیقت قدیم
و غیر مخلوق گفتہ اند انتہی سبحان اللہ یہ عجیب و غریب اعتقاد ہی کہ خلافت آدم علیہ السلام سے دولت محمدیہ تک
کسی دین آسمانی مین یہ اعتقاد نہ ہوا ہی کہ سوائے ذات وصفات حضرت واجب الوجود کے کوئی اور شئی موجود
بھی غیر مخلوق یعنی قدیم ہی تمام ملتون نبوت مین یہی اعتقاد رہا کہ ایک حضرت حق اپنی ذات وصفات
سے قدیم ہی اور باقی تمام عالم یعنی ماسوا اللہ مخلوق و محدث ہی کہ عدم سے وجود مین لایا گیا ہی اور سبکا
عدم سے وجود مین لانے والا اللہ تعالی ہی اور بس بس لا قدیم الا اللہ و لا خالق الا اللہ عقیدہ اتفاقی
جمیع ملیین ہی پس یہ اعتقاد مہدویون کو ملت ایمان سے نہین پونہچا ہی بلکہ فلاسفہ یونان سے
ہاتھ لگا ہی کہ اونکے نزدیک سوائے حضرت واجب تعالی کے بہت چیزین قدیم و غیر مخلوق ہین چنانچہ
معقول سماوات وغیرہا اونکے نزدیک قدیم و غیر مخلوق ہین یعنی کسی وقت مین معدوم نہ تھے بلکہ ہمیشہ حضرت

ترجمہ تو کہ کہ نہین جانتا کوئی جو بیچ آسمانون اور زمین کے غیب کو مگر اللہ

عقیدہ ہیجدہم عالم مین چند چیزین مخلوق خدا کی نہین ہین

باری تعالی کے ہین تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا حالانکہ انصاف یہ ہی کہ ان پر
بھی تہمت نہ چاہیے کرنا کیونکہ سب فلاسفہ بھی یہ اعتقاد نہ رکھتے تھے چنانچہ افلاطون وغیرہ
جم غفیر فلاسفہ اس باب مین وہی اعتقاد رکھتے تھے جو کہ اہل اسلام رکھتے ہین اور جمیع اہل ملل و شرائع
سے بنقل متواتر منقول ہی کہ تمام عالم حادث و مخلوق ہی البتہ بخلاف انکے ایک طائفہ حکما مثل
معلم اول اور اوسکے اتباع مشائین اور شیخ الاشراق وغیرہ کا یہ مذہب ہے وہ تھا کہ اوسی کو مہدویون نے
بسر و چشم مقبول کیا اور مذہب جمیع انبیا اور اہل شرائع اور جمہور حکما کاملین سے اعراض و نکول کیا
شعر چند چند از حکمت یونانیان * حکمت ایمانیان را ہم بخوان * علاوہ یہ کہ زبدۃ الواصلین مذکور الصدر
کا یہ کلام غیر مفہوم ہی بقولیکہ المضمون فی بطن الشاعر اب تک نہ کھلا کہ جوہر اول و روح حقیقی سے کیا
مراد ہی اور یہ دونو قدیم کہان تشریف رکھتے ہین اور جملہ کتب و صحائف سے اگر مراد کلام نفسی الہی
ہی تو وہ مانند دوسرے صفات باری تعالی کے قدیم ہی اوسکی تخصیص کی کیا وجہ ہی اور اگر مراد یہ حروف
و کلمات مؤلفہ متلفظہ ہین تو وہ بالبداہتہ حادث و مخلوق ہین اور خاتمین فی المعنی غیر مخلوق و فی الصورۃ
مخلوق سے کیا مراد ہی اگر وہی مراد ہی جو کہ مصنف جوہر نامۂ مذکور نے آخر رسالے مین لکھا ہی کہ پس این
عزیز خاتمین در علم قدیم ثابت اند در صورت مخلوق فی المعنی غیر مخلوق ازین سبب این بود انتہی تو تخصیص
خاتمین کی کیا وجہ بلکہ تمام اشیا علم قدیم الہی مین ازل سے ثابت ہین پس باعتبار وجود علمی الہی سے
سب قدیم ہوے ہین اس قدم سے اشیاے مذکورہ کا قدیم ہونا ثابت نہین ہوتا ہی بلکہ علم الہی قدیم ہوا
اور اشیا سب اپنے مرتبۂ ذات و وجود مین حادث و مخلوق ہین اور سطام بھی مصنف مذکور کا اتہام
محض ہی کہ تمام اولیاے اہل حقیقت ولایت کو قدیم و غیر مخلوق کہتے ہین اسواسطے کہ اولیاے اہل حقیقت کے
نزدیک بالاتفاق ولایت محمدی کہ صفت نفس محمدی کی ہی مانند موصوف موصوف کے حادث و مخلوق ہی
البتہ ولایت الہیہ کہ صفت جناب باری تعالی کی ہی کہ اللہ ولی الذین آمنوا حال وس کا مانند حال
صفات الہیہ کے ہی و این کجا و آن کجا تمتہ الباب عقیدۂ تسویہ یعنی شیخ جونپوری کو برابر حضرت
سید کائنات علیہ التسلیمات کے سمجھنا مہدویون کا کھلم کھلا اعتقاد ہی کہ اس مین کسی فرد بشر بلکہ
خدا داوگر سے بھی ذرہ برابر خوف و شرم نہین رکھتے ہین مگر ایک عقیدۂ دیگر کہ اس سے بھی بدتر ہی
اوس مین البتہ خدا و خلق خدا سے ذرہ شرماتے ہین کہ صاف ہر ایک کے سامنے زبان پر نہین لاتے ہین

دوہ یہ ہی کہ حضرت سید کائنات علیہ التسلیمات شیخ جونپور کے عوام مریدون سے برابر ہین چہ جا خاص یدین
واصحاب کے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بمراتب بعض ہین پھر کہان شیخ جونپور کہ وہ تو نہایت
دور ہی حالانکہ جن بزرگوارون سے وہ پونچا ہی اونہین سے یہ بھی ہاتھ لگا ہی اگر وہ عطا کئے فقیر ہی تو یہ بھی بخشش
پیر ہی چنانچہ شواہد الولایت کے اکتیسوین باب کی سینتیسوین خصوصیت مین لکھا ہی کہ جناب رسالتمآب
نے مہدی کے اصحاب کا مرتبہ اپنے مرتبے کے برابر فرمایا ہی اور اس پر حدیث نے اصل بیان کر کے بولتا ہی
کہ اول مقام رسول علیہ السلام کا پہچاننا چاہیے تاکہ مقام ان لوگون کا معلوم ہوئے اور جبکہ قوم ایسی ہوئے
اون کا امام کیسا ہوگا پس ظاہر ہوا کہ وہ افضل سب سے ہی آور پنجفضائل مین لکھا ہی کہ ایک روز میان عبد الرحمن
ایک حدیث پڑھتے تھے اوس مین اس مقام پر پہونچے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کہ بھائی میرے کہ وہ برابر میرے مرتبے کے ہین شاہ نظام نے سنکر کہا کہ یہ صفت عوام اصحاب مہدی کی ہی
اور بڑے اصحاب کا مرتبہ اس سے بھی دور اور آگے ہی آور پنجفضائل مین لکھا ہی کہ ایک روز بعد نماز فجر کے سب
بھائی صف بستہ بیٹھے تھے شاہ دلاور خلیفہ شیخ جونپور نے اپنی عورت خوند بوا کو بتلا کر کہا کہ دیکھو یہ وہ
لوگ ہین کہ رسول خدا نے فرمایا ہی هُمْ اِخْوَانِیْ بِمَنْزِلَتِیْ یعنی وہ بھائی میرے ہم مرتبہ میرے ہین اور ایک کو
دکھلا کر کہا کہ یہ لوگ مقام مرسلین کا رکھتے ہین اور کہا کہ رسل اوس سے کہتے ہین کہ مثل جبرئیل اور میکائیل
وحی لاوین لیکن بارہ آدمی وہ نسے بھی فاضل تر ہین اور ایک روز یوسف کو بتلا کر کہا کہ یہ سب بھائی جو بیٹھے
ہین هم اخوانی بمنزلتی کا مقام رکھتے ہین یعنی برابر حضرت رسالت پناہ کے ہین مگر چار شخص اس سے
بھی بڑھ کر مقام رکھتے ہین اونسے پوچھا کہ وہ چار کون ہین کہا تم اور بھائی عبد المجید اور میان عبد الملک
اور قاضی عبد اللہ انتہی یہ لاور مرید شیخ جونپور کا حال ہی کہ اپنے مریدون کو ہم منزلت حضرت کے بول کر
کبھی اون مین سے بارہ کو مرسلین یا در چار کو سید المرسلین پر تفضیل دے رہا ہی کہ منجملہ اونکے عبد الملک مصنف سراج الابصار
بھی ہی پس لوگ اپنے دادا پیر شیخ جونپور سے بھی افضل ہوئے کیونکہ اونکے مساوی سے جو افضل ہوا وہ
اونسے بھی افضل ہوا پس دونو عقیدے انھین کے بزرگون کے ہین معلوم نہیں کہ کیا سبب ہی کہ تسویہ کو اختیار
کیا اور تفضیل کو پس انداز کیا کیونکہ بسبب خوف خدا کے بازرہے ہون ایسا گمان نہین ہوسکتا ہی
اسواسطے کہ جب خود خدا کی صفات مین مہدی کو شریک کرنے سے نڈر کر علام الغیوب اور قدیم غیر مخلوق
ٹھیرایا اوسکے نبیسے افضل کہنے مین کب اندیشہ کرسکتے علاوہ یہ کہ خود وہ بزرگ با وجود دعوی تسویہ کے

اشارہ ترقی واضافہ تفضیل کا بھی کر گئے ہین چنانچہ بولے ہین کہ مجکو اللہ تعالی نے سب ارواح اولین و آخرین
کا پیشوا بنایا اور میرے پاس تمام ارواح اولی العزم اور رسولون اور اولیا و مومنین کی آدم سے اسدم تک تصحیح ہوتی
ہی اور قبول اور رد میرا قبول رد خدا کا ہی چنانچہ شواہد الولایت اور مطلع الولایت وغیرہما مین موجود ہی اور تفصیل
اوسکی ابواب آیندہ مین آوے گی اور ظاہر ہی کہ لفظ جمیع انبیا اور آدم سے اسدم تک مین حضرت صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم بھی داخل ہین لیکن شاید کہ مہدویون نے جب یکھا کہ اپنے مہدی کے دونو کلام تسویہ و تفضیل
مین سے ایک بلاشبہہ کاذب ہی اول درجہ تسویہ کو اختیار کیا کہ مَنِ ابْتَلٰی بِبَلِیَّتَیْنِ یَخْتَارُ اَهْوَنَهُمَا لیکن پھر
بھی اپنی برخورداری و رتابعداری کو کار فرمایا کہ اوس قول تفضیل کو بھی بالکل معطل نہ کر دیا بلکہ بتاویل اوسکے موافق یکھا کہ
کہتے ہین کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دربار نبوت مین ایک صدیق تھے تو یہان دو ہین سید محمود اور خوندمیر
اور اگر وہان خلفاے راشدین چار تھے یہان پانچ ہین سید محمود اور خوندمیر اور میان نعمت اور میان نظام اور میان دلاور اور اگر وہان عشرہ مبشرہ تھے
تو یہان بارہ ہین پانچ مذکورین اور باقی یہ ہین امین محمد ملک معروف عبد الحمید ملک جو یوسف ملک گوہر
ملک برہان الدین اور اگر آنحضرت کی امت مین تہتر فرقے ہین تو مہدی کی امت مین چوہتر فرقے ہین
ایک فرقہ کہ عقیدہ خوندمیر پر ہی ناجی باقی غیر ناجی اور سید محمود مذکور الصدر پسر مہدی کو مہدی ثانی بھی کہتے
ہین اور میان خوندمیر داماد مہدی کو بدلہ مہدی بھی بولتے ہین کیونکہ قتال کا کام مہدی سے نہ ہوا اونکے
بدلے مین انھون نے کیا اوسکو جنگ بدر ولایت کہتے ہین اور اسد اللہ الغالب بھی انکا لقب ہی اور ان کے
بیٹے سید محمود خاتم مرشد نواسۂ مہدی کو حسین ولایت کہتے ہین انکے ساتھ لڑکپن مین خدا ہمیشہ کھیلا
کرتا تھا جیسا کہ پنجفضائل مین منقول ہی نقل کفر کفر نباشد اور اونکی مان فاطمۂ ولایت ہین اور سب زوان
مہدی کی ازواج مطہرات اور امہات المومنین کر ملقب ہین اور جبکہ اونکے مہدی نے دعوی کیا کہ نظر بندی کی ایک
ہزار سال کی عبادت مقبول سے بہتر ہی یعنی بارہ شب قدر کے برابر ہی چنانچہ انصاف نامہ کے باب ہشتم مین
لکھا ہی اب اونکے مریدون مین ایسے مقامات کے اعتقادات کیون نہ رکھین گے بلکہ یہ مریدین خود مبشر بالجنہ
ہونا بر کنار دوسرون کو مبشر بالجنہ بنا سکتے ہین جیسا کہ پنجفضائل مین لکھا ہی کہ میران نے فرمایا جیسا کہ
ہمارے حضور مین بارہ شخص مبشر بالجنہ ہوئے ہین اے میان دلاور تمھارے پاس بھی ہونگے اور انھین مریدون کے
واسطے مقامات انبیا اور مرسلین کا ثابت کرنا باب ششم مین آوے گا انشاء اللہ تعالی اب باقی رہا یہ شبہہ کہ
سید محمود مذکور الصدر نواسے مہدی کو کہ حسین ولایت قرار دے کر برابر یا بہتر امام الشہدا شہید کربلا سے

جاتے ہین حالانکہ اونکی کبھی نکسیر بھی نہین پھوٹی یہ بغیر خون لگائے شہید ون ہین کیونکر شریک ہوگئے
سو جواب اس حکایہ تراشا گیا ہی کہ تذکرۃ الصالحین مین مذکور ہی کہ ایک وزیر بزرگ بعد نماز تہجد کے
جا نماز پر بیٹھے تھے کہ روح یزید کی بصورت کتّے کے داخل ہوئی میان مذکور نے اپنے ہاتھ سے اوسکو
ہانکا اوسنے انکے ہاتھ کو ایسا زخمی کیا کہ اوسکے درد سے بعد تینتالیس روز کے پندرھوین محرم کو
انتقال کیا سبحان اللہ یزید پلید باوجودیکہ انواع واقسام عذاب اوس عالم مین مبتلا ہی پھر بھی اتنی طاقت
رکھتا ہی کہ حسین گجراتی مہدوی کے نائق کے مارنے کو لبس کرتا ہی اور حیرت یہ ہی کہ اوس ملعون کو باوجود
اگس فتاری کے اسقدر فرصت کہان سے ملی کہ انکے قتل کا عزم سفر کیا البتہ یا بت نے اذن الٰہی نہ ہوئی ہوگی
خدا کی طرف سے ماموریہ ہوا ہوگا کہ مہدویون کے خاتم مرشد کا کام تمام کرے یا یہ ہو کہ کسی کتے نے کاٹا اور وہ اوسکے زخم
سے مر گئے مگر حضرت امام کربلا سے مقابلہ کرنیکے واسطے اوسکو یزید ٹھیرا کر مفت بے محنت ٹھاٹھ کربلا کا باندھ لیا

باب دوم احوال شیخ جونپور مین ابتدا نشو ونما سے انتہا موت وفنا تک اور بعد انکے سرگذشت اونکے خلفا وتوابع کی آج تک بطور اختصار واجمال کے

منقول مطلع الولایت اور شواہد الولایت اور پنجفضائل اور تذکرۃ الصالحین وغیرہ کتب تواریخ وروایات
ثقات معتبرین سے مگر کشف وکرامات کہ مہدویہ دم بدم اور قدم قدم پر نقل کرتے ہین سب ترک
کردی گئین کیونکہ وہ ہمارے نزدیک سب تراش وخراش مریدین ومعتقدین کی ہی ورنہ مورخین معاصرین
ومتاخرین بھی کچھ نقل کرتے حالانکہ کسی مورخ سنّی وشیعی وغیرہ نے بجز ترک وتجرد اور تاثیر وعظ و
بیان کے کہ لوازم ترک وتجرد سے ہی کوئی کرامت ظاہر وباہر شیخ موصوف کی یا اونکے خلفا کی
نقل نہ کی شیخ جونپور کہ جنکو مہدوی لوگ میران سید محمد مہدی موعود پکارتے ہین ابتدا انکی یون ہی
کہ شہر جونپور مین کہ بلاد شرقیہ ہندوستان سے ہی اونکے والد کہ نام اونکا سید خان تھا رہتے تھے
اونسے دو فرزند پیدا ہوئے پہلے فرزند کا نام احمد رکھا اور دوسرے فرزند کا نام محمد کہ وہی شیخ موصوف
ہین ولادت انکی شہر جونپور مین سن آٹھ سو سینتالیس ہجری مین واقع ہوئی انکی والدہ کا نام بی بی
آغا ملک ہمشیرہ ملک قوام الملک کی چنانچہ مطلع الولایت سے معلوم ہوتا ہی لیکن مہدویون نے
بمصلحت عوی مہدیت کے دونو کے نام بدل کر میان عبداللہ اور بی بی آمنہ مقرر کردیے ہین یہ
بحث دلیل دوم مین آوے گی القصہ جب عمر انکی چار سال و چار ماہ و چار روز کی پونہچی سید خان صاحب نے

اشراف و اعیان جونپور کی ضیافت بتکلف تمام کرکے زبان شیخ دانیال جو بہت بڑے کہ مشائخ وقت سے تھے
بسم اللہ پڑھوا کر واسطے تعلیم کے انکو انھین کے حوالے کیا چنانچہ یہ ہمراہ اپنے برادر کلان میان احمد کے
اونکی خدمت مین جایا کرتے تھے اور اکتساب علوم مین مشغول رہتے تھے چونکہ طبیعت تند و ذہن رسا
رکھتے تھے اول سات برس کی عمر مین حفظ قرآن سے فارغ ہو کر بقیہ کتب علوم درسیہ سے دوازدہ سالگی
مین فارغ التحصیل ہو گئے اور چونکہ موشگافی مین دلیر اور بحث مین شیر تھے شیخ دانیال جونپوری اور علما نے
انکا لقب اسد العلما مقرر کیا آبا و اجداد انکے طریقہ چشتیہ رکھتے تھے لیکن انکی مریدی کا مہدویہ انکار رکھتے ہین
بلکہ کہتے ہین کہ اسی دوازدہ سالگی مین حضرت خضر علیہ السلام نے انکو ذکر خفی وغیرہ جانب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے لاکر پونہچایا اور پھر خود انسے سیکھا اور شیخ دانیال بھی باشارہ خضر علیہ السلام کے انسے تلقین پاکر
مصدق مہدویت کے ہوئے لیکن اہل سنت کی کتابون مین اسکا بالعکس لکھا ہی کہ یہ خود شیخ دانیال کے مرید تھے
اور وہ خلیفہ سید اجی احمد شاہ کے تھے اور وہ اخل سلسلہ شیخ حسام الدین مانکپوری کے ہین اور وہ خلیفہ شیخ نور الدین
قطب العالم بن شیخ علاء الدین کے اور وہ خلیفہ شیخ اخی سراج کے اور وہ خلیفہ سلطان المشائخ حضرت نظام الاولیا
محبوب الٰہی کے ہین القصہ شیخ جونپوری نے عنفوان شباب سے قدم درویشی مین رکھا اور لوگ انکے نہایت معتقد ہوئے
یہان تک کہ سلطان حسین حاکم دانا پور نے کہ خراج گزار دلپت راؤ والی ملک کوڑ کا تھا بھی انکے ساتھ رابطہ اعتقاد
و اختلاط کا تازہ کیا کہ ہر مہم مین انکو ہمراہ رکھتا تھا آخر کار شیخ موصوف نے اوسکو اطاعت کافر ندکورہ سے ننگ و عار
دلا کر مستعد کارزار کیا کہ تیس ہزار سوار لیکر ہمراہ شیخ موصوف کے روانہ کوڑ ہوا اور پندرہ سو سوار جوانان
مجرد کہ لقب انکا فوج بیراگیان تھا رکاب شیخ مین رکھے جب یہ خبر دلپت راؤ کو پونہچی ستر ہزار سوار ہمراہ لیکر اپنے
قلعے سے تین میل آگے آکر مقابل ہوا سلطان موصوف نے بسبب قلت سپاہ کے ہزیمت پائی لیکن شیخ نے
قدم استقلال کا جما کر پندرہ سو بیراگیون سے ایسا حملہ کیا کہ شیخ و دلپت راؤ دوچار ہو گئے اور تیغ شیخ اسپر ایسی کاری
پونہچی کہ دوپارہ ہو گیا اور دل اوسکا نکل آیا اور میان لاو خلیفہ شیخ کہ بھانجے رائے آندکور کے ہین اوسی جنگ
مین دستگیر ہو کر خدمت شیخ مین آئے کہتے ہین کہ رائے آندکور کے دل پر نقش بت کا کہ جسکی ہمیشہ عبادت
کیا کرتا تھا موجود تھا یہی امر موجب جذبہ شیخ ہوا کہ جب باطل کو اسقدر اثر ہی حق کو کیا کچھ اثر ہوگا غرض کہ سات
برس تک کچھ ہوش و حواس بجا نہ تھے مگر فرائض نماز ادا کرتے تھے کتب مہدویہ نند مطلع الولایت وغیرہ مین
خلاف عقل و عادت بشری یہ بات بھی لکھی ہی کہ اس سات برس مین ایک ذرہ طعام اور ایک قطرہ پانی کا کبھی نہ چکھا ایک دن

انکی بی بی الہدیتی نے کہا کہ کیا سبب ہی کہ بیہوش رہتے ہو اور تحمل نہین کر سکتے ہو بولے کہ اسقدر تجلی الوہیت
کی ہوتی ہی کہ اگر ان دریاؤن مین کا ایک قطرہ کسی ولی کامل یا نبی مرسل کو دیا جاے و تمام عمر کبھی ہوش مین نہ آوے
سبحان اللہ اس غفلت و جذب مین بھی یہی دھن تھی کہ حضرات انبیا و مرسلین کی تنقیص اور اپنی تفضیل کا دم مارنا
القصہ بعد سات برس کے کچھ ہوش آیا کہ گاہے باہوش اور گاہے مدہوش رہتے تھے یہ حال مذبذب پانچ برس تک
رہا کہتے ہین کہ اس پانچ برس مین غلہ و گوشت و روغن ساڑھے ستو سیر بروایت بی بی الہدیتی کے کھایا ہوگا
بعد اس حال کے طریقہ ہجرت یعنی وطن چھوڑنے کا اختیار کیا کہ جلاے وطن ہو کے مع زن و فرزند و چند مرید کے
دانا پور کے جنگل کی راہ سے جہان گردی کو نکلے کہ بی بی مذکور اور سید محمود فرزند انکے اور شیخ بھیک وغیرہم
ہمراہ تھے اور اوس جنگل مین الہامات اپنی مہدویت کے بھی ظاہر کیے اور ان ہمراہیون نے تصدیق بھی کی اور وہان سے
رفتہ رفتہ شہر چندیری مین پہنچے اور وہان اونکے وعظ و بیان مین جب ہجوم خلائق زیادہ ہوا وہان کے
شیخ زادون کو کہ صاحب سجادہ و شیخت تھے ناگوار معلوم ہوا آخر الامر بجبر و اکراہ وہان سے انکو نکال دیا وہان سے بعد
طی کرنے چند منازل کے شہر مندو مین پہنچے وہان بھی غلغلہ انکا ہوا یہان تک کہ سلطان غیاث الدین نے
کہ اوسکو اوسکے فرزند سلطان نصیر الدین نے اوس ایام مین پابجولانہ طلائی مقید رکھا تھا شیخ موصوف کے
دو مرید سید سلام اللہ اور ابوبکر کو بلا کر باعزاز تمام ملاقات کر کے رخصت کیا اور ہمراہ اونکے ساتھ قنطار
طلا اور ایک تسبیح مروارید قیمتی ایک کرور محمودی کی والعہدۃ علی الراوی خدمت شیخ مین گذرانی شیخ نے قناطیر مذکور
ان لوگون کو کہ دنبال اس خزانے کے آئے تھے حوالے کیا اور تسبیح مروارید ایک فالی کو کہ اوسوقت حاضر
تھا عنایت کی مگر ایک قنطار انکے رفقا مین بالسویت تقسیم ہوئی اور وہان ایک امیر مصاحب سلطان غیاث الدین
کا الہداد نامے کہ فاضل و شاعر بھی تھا ترک دنیا کر کے ہمراہ ہوا چنانچہ تا دم مرگ ہمراہ رہا چنانچہ مرثیہ شیخ اور
دیوان غیر منقوط اور رسالہ ابار امانت اور رسالہ ثبوت مہدویت تصنیف اسی کی ہی اور صاحب دیوان مہری
ابن خواجہ ملا شاگرد اسکا ہی اور اسکو خلیفہ ششم شیخ جونپور کا شمار کرتے ہین غرض کہ اب یہان سے لوگ
معتقد ہو کر ہمراہ ہونے لگے اور اسی شہر مین سید اجمل فرزند شیخ چھوٹا بھائی سید محمود کا فوت ہوا اور وہین اوسکو
مدفون کیا اور صورت فوت کی یہ ہوئی کہ شیخ موصوف نے وہان تبقریب عرس حضرت رسالت مآب کے طعام
طیار کروایا تھا یہ لڑکا اپنے بھائی سید محمود کی آغوش سے جدا ہو کر ایک دیگ پر جوش مین گر کر مر گیا اور سبب
گرنے کا غفلت سید محمود کی تھی کہ اوسکے ساتھ کھیل رہے تھے اور اسی قسم کا ایک واقعہ اس خاندان مین بارہ

دی ہمارا کہ اندر ایک دن ایک آگ، سید محمود کا سلسلہ مع تمام آتش چراغ سے جل کر مر ا وقنا ربنا عذاب
النارِ غرض کہ شیخ موصوف بعد اوسکے کوچ کر کے شہر چمپانیر مین کہ دار السلطنت گجرات کا تھا پہونچکر
مسجد جامع مین اترے وہان بھی انکے وعظ و ترک و تجرد کا چرچا ہوا یہان تک کہ والی گجرات سلطان محمود
بیگڑہ نے بھی ارادہ آنے کا کیا لیکن وہ عالم کہ اول حسب الحکم ملاقات کر گئے تھے مانع ہوئے اور میان
نظام کہ مسجد اسلام خان مین طالب علمی کرتے تھے مرید ہو کر ہمراہ ہو لئے اور آخر تک رفیق رہے اور بی بی الہدیتی
زوجہ کلان شیخ کی فوت ہو کر زیر سایہ ڈونگری قریب قلعہ مدفون ہوئی اور انکے انتقال کے بعد سے
طریقہ تقسیم بالسویہ کا فتوحات مین شروع ہوا پھر بعد اقامت ڈیڑھ برس کے وہان سے برہان پور کی راہ سے
دولت آباد مین وارد ہوئے وہان سے مزارات اولیاء اللہ کی زیارت کر کے شہر احمد نگر کو پہونچے اوس وقت وہان
احمد نظام الملک نے قلعہ اور باغ نظام کی بنیاد ڈالی تھی چونکہ آرزو مند فرزند کا تھا اسی خیال سے انکی خدمت
مین بھی آیا اور معتقد ہوا اتفاقاً عنقریب برہان نظام الملک پیدا ہوا کہ بعد اوسکے جانشین وہی ہوا اور معتقد
اس فرقے کا تھا اسی واسطے بعد انکے انکے خلفا و مریدین کو مانند شاہ نظام و دلاور و نعمت وغیرہ کے گجرات
سے طلب کیا تھا اور اپنی بیٹی انکے پوتے سید میران جی بن حمید بن شیخ موصوف کے عقد نکاح مین
دی تھی یہی سبب ہے انکی اولاد و خلفا کے دکن مین آنے کا القصہ شہر احمد نگر سے کوچ کر کے شہر بیدر کو پہونچے
عہد ملک برید مین وہان شیخ مومن معتقد ہوئے اور ملا ضیا اور قاضی علاء الدین ترک دنیا کر کے ہمراہ ہوئے
پھر وہان سے شیخ جونپور گلبرگہ کو آئے اور مزار سید محمد گیسو دراز پر گئے پھر وہان سے رخصت ہو کر قصبہ
[illegible] پاک ہوتے ہوئے بندر دابھول کو پہونچے اور وہان سے جہاز پر سوار ہو کر روانہ کعبۃ اللہ کے ہوئے
اور بعد طی منازل کے حرم محترم مین پہونچے اور چونکہ سنا تھا کہ مہدی کے ہاتھ پر خلق رکن و مقام کے
درمیان بیعت کرے گی اسواسطے آپ نے بھی اوس مقام مین دعوی مَنِ اتَّبَعَنِي فَهُوَ مُؤْمِنٌ کا کیا
اور میان نظام و قاضی علاء الدین نے آمنا و صدقنا بول کر جھپ بیعت کر لی تاکہ یہ ٹوٹکا بھی ہوا
ہو جاوے اور بولے کہ دو گواہ بس ہین اور سن نو سو ایک ہجریہ مین یہ دعوی ہوا پھر وہان سے حضرت آدم کی زیارت
کو گئے اور کہا کہ مین نے بابا آدم سے معانقہ کیا اونہون نے مجھسے کہا کہ خوش آمدی صفا آوردی پھر
بغیر زیارت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فقط مکے سے بعجلت تمام مراجعت کر کے جدے کو آکر
جہاز سوار ہو کر بندر دیو گھاٹ پر اتر کر وہان سے ملک گجرات مین شہر احمد اباد مین آکر مسجد تاج خان سالار

مین قریب دروازہ جمال پور کے مقیم ہوئے یہان بھی اٹھارہ مہینے رہنے کا اتفاق ہوا اور طریقہ وعظ و
دعوت کا شروع کیا اور ملک برہان الدین خلیفہ شیخ وہین مرید و تارک بنکر رفیق ہوئے اونکو خلیفہ ثالث
جانتے ہین اور ملک گوہر کہ خلیفہ چہارمی ہین اوسی مقام سے رفیق سفر و حضر ہوئے اور اسی مسجد مین ایک روز
بمجمع عام شیخ نے سن ۹۰۳ سو تین ہین دعوی مہدویت کا کیا یہ دعوی دوم ہو بعد اوسکے علما و مشائخ گجرات
نے حضور سلطان محمود مین شکایت کی کہ شیخ تازہ وارد اپنے وعظ مین حقائق خلاف شریعت بیان
کرتے ہین سلطان نے حکم اخراج کا دیا اس سبب سے وہان سے اوٹھکر ایک گاؤن سولسانیج نام
مین نازل ہوئے میان نعمت کہ خلیفہ کلان ہین بڑے راہ زن اور خونی تھے خون حبشی کے جرم سے
بھاگ کر وہان پہنچے اور مرید ہو کر ساتھ ہوئے پھر وہان سے روانہ ہو کر شہر نہروالہ پیران پٹن مین
کہ منجملہ گجرات ہی آکر خان سرور کے لب حوض پر اوترے یہان بھی اٹھارہ مہینے اتفاق اقامت کا
ہوا اور میان خوندمیر وہین آکر تربیت پذیر و مرید ہوئے اور ملک بکن برخوردار اور ملک الٰہداد اور ملک
حماد کہ انکے اقربا سے ہین وہ بھی مرید ہو کر ہمراہ ہوئے اور خوندمیر کو اجازت گھر مین رہنے کی ہوئی
کہ فی الحال کھین رہو پھر جب خدا لاوے گا آنا اور انکے اقربا کو مبارز الملک وغیرہ امرا گجرات نے بھی چھوڑا
بلکہ نظر بند کر کے رکھا اور جب مبارز الملک نے دیکھا کہ اپنے اکثر اقارب وغیرہ اہل گجرات اسقدر شیخ
موصوف کے دام تسخیر مین گرفتار ہوتے جاتے ہین کہ کسی ملک مین نہ ہوئے ایک فرمان ثانی سلطان محمود
کا صادر کرا کر پیران پٹن سے بھی اخراج کروایا اور شیخ کی عادت تھی کہ جب حکم اخراج کسی حاکم کا آیا تو کہتے
تھے کہ مجکو خدا کا حکم بھی یہان سے نکلنے کا ہوا ہی مین خود بخود جاتا ہون چنانچہ پیران پٹن سے نکل کر تین
کوس کے فاصلے پر قصبہ بدلی مین اوترے اور وہان بھی اٹھارہ مہینے اتفاق اقامت کا ہوا اور میان
خوندمیر کہ بالاخانے مین محبوس تھے بعد چھ مہینے کے خفیہ نکل کر شیخ کے پاس آ رہے یہان سب خاص و
عام مریدین کا مجمع ہوا چونکہ مدت سے یہ مریدین شیخ کے درپے تھے کہ دعوی مہدویت کا کرو اور بار با
اسکے خواہان تھے اور شیخ ہرچند ٹالتے چلے جاتے تھے یہ لوگ تقاضا نہین چھوڑتے تھے چنانچہ بنا بر خاطر
لوگون کے دوبار اس سے پہلے دعوی کیا تھا لیکن بعد اوسکے سکوت اختیار کیا تھا اس پر چندان اصرار
تھا کہ سب نے کمال اصرار کیا شیخ بھی تیار ہو گئے اور فرمایا کہ مجکو اٹھارہ برس سے بار بار حکم خدا کا
بلا واسطہ ہوتا ہی کہ دعوی کر مین ٹالتا چلا جاتا ہون اب مجکو یہ حکم ہوا ہی کہ اے سید محمد دعوی مہدویت

دعوی دوم مہدویت اور اخراج از احمد آباد

اخراج سوم پیران پٹن سے

کہلاتا ہے تو کہلا نہین تو تمام ایمان مین کا کرونگا اسواسطے مین صحبت عقل و خوش حج کرتا ہون
کہ انا مہدی مبین مراد اللہ اور اپنا چمڑا دونو انگلیون سے پکڑ کر کہا کہ جو کہ مہدویت امن ذات سے
منکر ہوئے وہ کافر ہوا اور مین خدا سے بیواسطہ احکام و غیرہ لیا کرتا ہون اور فرمان حق تعالی کا ہوا
ہو کہ علم اولین و آخرین کا تجکو دیا اور بیان معنی قرآن اور کنجی خزانہ ایمان کی تجکو دی ہمنے تجھے جو
قبول کرے وہ مومن ہے اور تیرا جو منکر ہوے وہ کافر اسیطرح بہت سی باتین خدائے پاک کی طرف نسبت
کین خوندمیر اور تمام اصحاب کہ تین سو ساٹھ تھے اپنا عین مقصود جان کر پکارے کہ امنا وصدقنا
یہ دعوی تیسرا ہی کہ سن نو سو پانچ پر ہوا اور مرنے دم تک اپنی بات پر اڑے رہے اسیواسطے اسکو
دعوی موکد بولتے ہین غرض کہ یہ خبر جب مشہور ہوئی شہر نہر والہ مین کہ وہان سے تین کوس تھا شور
وغوغا ہوا کہ جس سید کو یہان سے شہر بدر کیا تھا اوسنے قصبہ بدلی مین جا کر دعوی مہدویت کا
کیا ہی پس چند علما قصبۂ مذکور مین آئے اور شیخ موصوف کے ساتھ مباحثہ و سوال و جواب باب مہدویت
وغیرہ دعاوی مین دیر تک کرتے رہے چنانچہ تفصیل اُسکی باب ثالث مین آوے گی القصہ جب کہ شیخ
اپنے دعوی سے باز نہ آئے علمانے مایوس ہو کر بادشاہ گجرات کو کہ شہر احمدآباد مین تھا اطلاع دی
بادشاہ نے حکم اخراج صادر فرمایا چنانچہ وہان سے بھی نکل کر مع اپنے مریدین کے جانب ملک سندھ کے
روانہ ہوئے اور نکلتے وقت بولے کہ اگر مین حق پر تھا کیون اتباع نہ کی اور اگر ناحق پر تھا کیون قتل
نہ کیا اسواسطے کہ جہان جاؤنگا خلق کو گمراہ کرونگا اور وبال اونکی گردن پر ہوگا غرض کہ وہان سے
شہر جالور مین پہونچے وہان کے بہت لوگ مرید و معتقد ہوئے پھر وہان سے ناگور کو پہونچے
اور وہان بیان کیا کہ فَالَّذِينَ هَاجَرُوا شد و اُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ شد و اُوذُوا فِي
سَبِيلِي شد وَقَاتَلُوا وَقُتِلُوا مانده است ماشاء اللہ خواهد شد بعد اسکے وہان سے روانہ ہوئے
اور ملک سندھ مین شہر نصیرپور مین داخل ہوئے وہان سے میان نعمت اور میان خوندمیر کو رخصت گجرات
جانے کی دی اور ایک جماعت کثیر انکے اصحاب کی اس دین جدید کی سختیون سے بیزار ہو کر ترک صحبت
کر کے روانہ گجرات ہوئی ہر چند کہ شیخ جونپوری انکو ڈراتے رہے کہ تم منافق ہوئے جاتے ہو ایک
نے بھی نہ سنا اور سیدھا راستہ گجرات کا لیا بی بی شکر خاتون بھی انھین مین تھی پھر وہان سے دار السلطنت
سندھ شہر ٹھٹھہ مین پہونچے اور وہان اٹھارہ مہینے رہنے کا اتفاق ہوا اور کچھ لوگون نے تصدیق مہدویت کی

کی جب یہ حال و قال لوگ اہل اسلام سند [illegible] ہوا نہایت تنگ [illegible] اصفہان تک جو لاسکی دمی
رفقا و اصحاب شیخ سے مارے فاقون کے [illegible] شیخ موصوف [illegible] یہ کیا کہ بشارت
دی کہ ان سب کو مقامات انبیا و مرسلین اولی العزم کے ملے القصہ آخرکار بادشاہ سند نے حکم دیا کہ
اس درویش کو مع تمام مریدین کے قتل کرو لیکن دریا خان امیر بادشاہ موصوف نے اپنی عرض و معروض
سے حکم قتل کا ملتوی کروا کے مملکت سند سے اخراج کروا دیا پس شیخ مع مریدین روانہ خراسان
ہوئے کہتے ہین کہ قریب نو سو نفر کے ہمراہ شیخ کے تھے اوس مین سے تین سو ساٹھ اصحاب مہاجرین
خاص کہلاتے تھے غرض کہ بہزار خرابی و بربادی افتان و خیزان یہ قافلہ درویشان وارد قندہار
ہوا جب وہان بھی لوگ انکے اسی قیل و قال کا چرچا ہوا حاکم قندھار میرزا شاہ بیگ نے حکم کیا کہ سید ہندی کو
روز جمعے کے مسجد جامع مین حضور علمائے اسلام مین حاضر کرو چنانچہ حسب الحکم ملازمین اوسکے دوڑے
اور جبرا و قہرا کمربند شیخ کا پکڑ کر اس عجلت سے لیچلے کہ جوتا بھی پہننے نہ دیا اور مریدون نے جب راہ
ہمراہی کا کیا منع کیا بلکہ زد و کوب کی بھی نوبت پونہچی جب شیخ داخل مسجد ہوئے علما وغیرہ نے ہجوم
کرکے سخت سست کہنا شروع کیا شیخ نے تحمل کرکے وعظ قرآن شروع کر دیا شاہ بیگ کہ جوان
بست سالہ تھا انکے بیان پر فریفتہ ہو گیا اس سبب سے وہ گرمی سرد ہو گئی اور شیخ نے اونکے ہاتھ
سے نجات پا کر بعد چند روز کے راہ شہر فراہ کی لی جب فراہ مین پونہچے وہان بھی یہی بار مریدین
پیش آئی کہ اول ایک عہدہ دار نے آکر شیخ اور تمام ہمراہیون کے ہتھیار چھین لیے اور گوشہ
کمان سب کے سر پر رکھ کر ایک ایک کو شمار کرکے کہا کہ کل سب کو قید کرین گے بعد اوسکے امیر ذوالنون
حاکم شہر بکمال و بدبہ واسطے دریافت کیفیت کے بذات خود آیا لیکن بعد ملاقات کے معتقد شیخ کا
ہوا اور علما کو اجازت دی کہ امتحان مہدویت کا کرین چنانچہ علمائے فراہ نے سوال و جواب شروع
کیے اور امیر ذوالنون نے یہ تمام کیفیت میرزا حسین بادشاہ خراسان کے حضور مین لکھ کر
روانہ کی بادشاہ نے چار عالم واسطے دریافت حقیقت حال کے روانہ کیے چنانچہ علمائے مذکورین نے
آکر مباحثہ کیا کیفیت اس مباحثے کی آیندہ بحث دلائل مین تفصیل آوے گی انشاء اللہ تعالی
جب فراہ مین تین مہینے گذر چکے خوندمیر اور میان نعمت کہ نصیر پور سے اپنے وطن کو واپس
گئے تھے اور میان محمود فرزند شیخ جونپور کہ شہر نہر والہ مین اپنے والد سے جدا ہو کر باراده تلاش [illegible]

[illegible]

شہر جاپانیر کو جاکر سلطان محمود کی سرکار مین مردم سپاہ پیشہ مین نوکر ہوگئے تھے یہ تینون شخص
فراہ کو آئے اور بہرایاونند کہ مردم گجرات نے واسطے شیخ کے ہمراہ میان نعمت کے روانہ کیے تھے
راہ مین میان محمود فرزند شیخ نے چاہا کہ اپنے تصرف مین لاوے میان نعمت نے کہا کہ مین پرائی امانت
مین خیانت کرنے نہ دونگا فرزند رشید نے خفا ہوکر نماز کے واسطے نکلنا چھوڑ دیا ناچار فرزند
نے اپنا خرچ راہ مع اون امانت کے کہ اپنے ہمراہ تھین جب سامنے رکھدیا تب جماعت نماز کے واسطے برآمد
ہوئے جبکہ فراہ پہونچے سب امانت ہین شیخ موصوف نے طرف داری فرزندکی کی اور کہا کہ کیا
مثل گجرات کی یاد نہ تھی کہ امک ٹے حمک کیا تیرے باپ کا مال ہی بعد اوسکے شیخ نے امانتین مذکورہ
میان نعمت سے طلب کین میان مذکور نے جواب دیا کہ یہ طالبان خدا کے اثنا راہ سے آپ کی طرف
روانہ ہوئے ہو اون پر خرچ کیا گیا شیخ نے فرمایا کہ ان لوگون کو کسنے طالب خدا بنایا بمجرد اس کلام کے
طالبین مذکورے بےساختہ بھاگے اور میان نعمت کہ جنکا لقب مقراض بدعت ہی جوش مین
آکر صحبت شیخ سے بیزار ہوکر مع اہل و عیال روانہ ہوئے پس شیخ نے اونکی فہمائش کی ایک گوجری
مثل بولکے کہ تو مجھ لوڑ نہ لوڑ سہاگن ہون تجھ لوڑ نہار یعنی تو مجکو چاہ نہ چاہ مین تیرا چاہنے والا
ہون اور بہت دلاسا کرکے واپس لائے چنانچہ تفصیل اسکی تذکرۃ الصالحین مین موجود ہی
اور فرزند مذکور کے حق مین کہا کہ جسکا پوت پوت ہوکر آوے اوسے کلہے خوشی نہ ہوئے
غرض کہ ان لوگون کے آنیکے بعد چھہ مہینے اور شیخ زندہ رہے پس کل قیام فراہ کا نو مہینے ہی
اور اکثر بشارات و اشارات اپنے اور اپنے مریدین کے فضائل مین اسی عرصے مین صادر ہوئے ہین
القصہ بعد نو مہینے کے تریسٹھ برسکے سن مین شیخ نے مقام فراہ مین بروز پنجشنبہ نہصد دس
مین انتقال کیا کہتے مین کہ اوسی صبح پہلے جمعے کے روز بعد نماز جمعہ نماز وتر ادا کی تھی اور یہی علامت انتقال تھی
کیونکہ حضرت رسالت نے بھی قبل رحلت بعد نماز جمعے کے وتر ادا کیے تھے واللہ اعلم راست و دروغ گویان
مہدویان پر غرض کہ نماز جنازہ صحرائی عیدگاہ فراہ مین پڑھکر ایک جا مین درمیان فراہ اور ...
ہی دفن کیا اور میان الہداد بن سعید نے بحضور عام چند مرثیے قبر پر پڑھے کہ اوس مین یہ شعر بھی تھا
فضلش کم برجمیع ... شفاعت گر ... مین ...
نے قبر پر گنبد بنوایا لیکن ... سلطان حاکم فراہ نے ... تکمیل کی ... بعد ... میان ... نوف

گجرات کو ہوئے اور تھر والہ مین متوطن ہوئے اور بعد چند روز کے اہل اسلام نے وہان سے شہر بدر کیا
تو قصبۂ سلطان پور مین آکر رہے انھون نے اپنی اس تعجیل معاودت کا عذر یہ بیان کیا تھا
کہ میران کی روح نے مجکو کہا ہی کہ تم گجرات کو جاؤ اور سید محمود فرزند میران نے بکمال استقامت
ایک سال فراہ مین صبر کرکے کہا کہ مجکو بھی میران کی روح نے جانے کا حکم دیا اسواسطے وہ بھی
گجرات مین آکر مقام بھلوٹ مین متوطن ہوئے اور خوندمیر بھی انکے قرب جوار کے واسطے موضع
بھادری پور مین ایک منزل کے فاصلے پر بھلوٹ سے متوطن ہوئے پھر وہان سے موضع جھنجی اره
مین آئے اور سید محمود کی طرف سب خلفا و مریدین انکے والد کے رجوع ہوئے اس سبب سے انکا
شہرہ زیادہ ہوا اور روز بروز خلق انکی تسخیر مین زیادہ ہونے لگی جب یہ بات سلطان محمود بیگڑہ کو
معلوم ہوئی حکم قید کرنے کا فرمایا چنانچہ مبارز الملک نے حسب الحکم زنجیر گران پاؤن مین ڈالکر
ایک گاڑی پر سوار کرکے داخل قیدخانہ احمداباد کیا چنانچہ اکتالیس روز اوس محبس مین رہے بعد
بسفارش و الحاح راجی سون راجی مرادی خواہران بادشاہ کی کہ معتقد انکے والد کی تھین رہائی
پائی لیکن زخم زنجیر ایسا سخت تھا کہ پاؤن سڑ گیا اور اسی رنج سے بعد اڑھائی مہینے کے بعمر پنجاہ و نہ سالگی
سن نوسو و تیس مین بعد نو برس کے اپنے والد سے موضع بھلوٹ مین انتقال کیا اور احوال خلیفہ دوم
میان خوندمیر کا یہ ہی کہ بعد انتقال میان محمود کے ریاست مہدویت کی انھین پر قرار پائی اور انھون
نے دعوت اپنے مذہب کی شروع کی اور عوام الناس انکے مسخر ہونے لگے اول چند روز شہر پٹن مین
اقامت کی جب وہان سے اخراج ہوا ملک پیارے نے اپنی جاگیر موضع کھانبیل مین لاکر رکھا وہان سے بھی
چھٹی مرتبہ اخراج کیا گیا اور شواہد الولایت سے معلوم ہوتا ہی کہ تمام اخراج انکے ستائیس ہین کیونکہ اہل اسلام
نے انکو ستائیس بار شہر بدر کیا ہی اور انجام کار یہ ہوا کہ ایک دن انکو خبر پہونچی کہ شہر احمداباد مین ایک
مہدوی نگر بیر کو حکام اہل اسلام نے قتل کیا انھون نے چار سوار واسطے انتقام کے روانہ کیے تاکہ
فتوی دینے والون کو قتل کرین سواران کو جب بعضے علمای اہل سنت کو قتل کرکے انکے پاس موضع
بھولارہ مین واپس آئے سلطان مظفر گجراتی نے کچھ فوج ظفر موج انکی تنبیہ کے واسطے مقرر
کرکے ہمراہ عین الملک کے روانہ کی اور کچھ اہل اسلام شہری بھی بہ نیت ثواب شریک حال ہو گئے
اول کھانبیل مین جاکر تمام مکانات اس قوم کو جلا دیا بعد اوسکے انکی طرف متوجہ ہوئے چونکہ ادھر

یہ بھی مستعد امیدوار کارزار بیٹھے تھے یہانتک کہ خلاف اس حدیث کے کہ لا تتمنوا لقاء
العدو وعدہ کیا تھا کہ جو شخص خبر توجہ لشکر کی لاوے گا اوس کا مونہہ مصری سے بھر دونگا بموجب
اس وعدہ کے جب انکے فرزند میان جلال نے خبر آمد فوج کی سنائی ہار ستے مین مصری کی ڈلی کر
انکے مونہہ مین بھر دی اور ساٹھہ سوار اور چالیس پیادے لیکر مقابلے کو برامد ہوئے اوس روز
اکتالیس آدمی انکے مارے گئے اور انکی ایک آنکھہ مین تیر ایسا لگا کہ دوسری آنکھہ بھی کاسہ سر سے باہر
نکل آئی لشکر بادشاہی دس ونزامی قدر کام کر کے پیچھے ہٹ گیا اور میان مذکور کی کمک کو ملک
شرف الدین مہدوی اسی سوار لیکر پہونچا اور میان مذکور مع اصل و کمک کے موضع کھانبیل سے
موضع سدراسن کو کہ بارہ کوس ہی ہٹ گئے لیکن فوج بادشاہی نے پیچھا نہ چھوڑا اور سدراسن مین
پہونچکر جنگ دوم مین میان خوندمیر اور انکے فرزند جلال الدین اور داماد وغیرہ اقربا و مریدین جملہ
چون آدمیون کو قتل کیا اور سات آدمیون کے سر آر پنج فضائل مین لکھا ہی کہ میان خوندمیر وغیرہ
نو آدمی کے سر لیکر واسطے ملاحظے بادشاہ کے روانہ چانپانیر کو ہوئے اثناے راہ مین جب سر سڑ گئے
ہڈیان پٹن مین پھینک کر سر کے پوست مین بھس بھر کر لیگئے چنانچہ قبر جسد کی سدراسن مین اور ہڈیون کی
پٹن مین اور پوست سر کی چانپانیر مین ہی لیکن اوس کا نشان نامعلوم ہی یہ واقعہ سنہ نوسوبیس
مین واقع ہوا اس جنگ کو مہدوی لوگ اپنے مونہہ سے جنگ بدر ولایت بولتے ہین اور کہتے ہین
کہ آیت اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ الآیہ مین امانت سے مراد یہی جنگ ہی اور انسان سے
مراد میان خوندمیر ہین چنانچہ صاحب مطلع الولایت کہ بیان اس جنگ مین لکھتا ہی کہ آن فحل فحول تحت
اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا بر آمد از اسپ بر خاش سار فرود آمد الخ اسی طرف اشارہ
کرتا ہی تفصیل اسکی بحث تحریف مین آوے گی غرض کہ بعد اس واقعے کے دوسرے خلفا شیخ جونپوری اور اولاد
انکی جابجا متفرق ہوئی ہر چند کہ اخراج و قتل وغیرہ اہل احتساب اسلامی کی طرف سے ہوتا رہا لیکن یہ
ان کلمات و دعاوی مخالف ملت اسلامیہ سے باز نہ آئے چنانچہ سن نوسو باون مین شیخ علی متقی
رحمۃ اللہ علیہ نے چار فتوے شیخ ابن حجر مکی وغیرہ ایمہ چار مذہب کے مکہ معظمہ سے پاس بادشاہ گجرات
کے بھجوائے مضمون اس کا یہ کہ یہ مہدویہ بسبب اپنے ان عقاید باطلہ اور اس سبب کے کہ تمام اہل اسلام کو کافر کہتے
ہین خود کافر ہو گئے ہین اگر یہ لوگ اس مذہب باطل سے توبہ کرین تو بہتر ورنہ امام و حاکم وقت پر جب

ہی کہ انکو قتل کرے بادشاہ گجرات نے ان فتوون پر عمل کرکے گیارہ آدمیون کو پکڑکر پھر قتل کیا اور
شاہ نعمت خلیفۂ شیخ کو گرفتار کرکے بحضور سلطان مظفر لیچلے راستے مین سید علی فرزند شیخ موصوف
نے کہا مان بھائی ستی خادمہ کے بطن سے ہین پوچھا کہ اگر انکے معاوضے مین فرزند مہدی کا ہاتھ
لگے انکو رہا کروگے مردم سرکاری بولے البتہ رہا کرین گے کہا مین بیٹا مہدی کا ہون لوگون نے
شاہ نعمت کو چھوڑکر انکو بجائے اونکے گاڑی پر ڈال کر بحضور بادشاہ موصوف لے گئے بادشاہ نے
فرمایا کہ اسکو حبس مین رکھو چنانچہ ایک مدت تک حبس مین رہے یہانتک کہ سلطان مظفر نے رحلت
کی اور سلطان بہادر تخت نشین ہوا جب بادشاہ نے مہم دکن سے خاطر خواہ فراغت پائی ملک پیر محمد مہدی
نے بجلدوے اپنی خدمات کے کہ اوس مہم مین اس سے سرزد ہوئی تھین یہ درخواست کی کہ ہمارا پیرزادہ کہ قید
بادشاہی مین ہی خلاص پاوے بادشاہ نے صدر خان کو فرمایا کہ پیرزادہ مذکور کو رہا کردو صدر خان نے
عرض کیا کہ وہ خرچ مین آچکا اور خفیہ اپنے لوگون کو حکم کیا کہ سید علی کو فوراً خرچ مین لاؤ چنانچہ
ملازمین محبس نے اوسیوقت زیر و بالا تختے رکھکر ہلاک کیا اور شاہ نعمت کہ اوس وزر اس پیرزادے
کو اپنا فدیہ دے کر بچ گئے تھے اونکا انجام کار یہ ہوا کہ ایک ورموضع لوہ گڑھ مین کچھ مردم لشکری کہ
حرم نظام شاہ کو لیے ہوئے خوف فوج مغل سے بھاگ رہے تھے ان پر آکر اہتمام شروع کیے
اور فیمابین نزاع ہوکر نوبت جنگ کی پہونچی یہانتک کہ شاہ نعمت مع سولہ آدمی ہمراہی کے مارے گئے
اور ملک الہداد مرید شیخ جونپور تربیت یافتۂ خوندمیر کہ بعد واقعہ جنگ کے تجہیز و تکفین مقتولون اور
محافظت مجروحون کی انھین کے ہاتھ سے ہوئی ملازمان بادشاہ نے انسے کہا کہ تم لوگون نے
بادشاہ سے مقابلہ کیا اب تم اس ملک مین رہنے کے قابل نہین ہو اسواسطے ملک مذکور بکمال
اضطرار سدراسن سے نکل کر رفتہ رفتہ ملک ٹھٹھہ مین پہونچکر بموضع پارکر مین دائرہ باندھکر رہے
وہان اسقدر سختی پیش آئی کہ انکے رفقا مارے فاقون کے مرنے لگے لیکن آپس مین ہر ہر شخص
اپنے اپنے احوال و مقامات باطنہ کا بیان و دعوی کرتا رہتا تھا یہان تک ایک شخص سے حالت نزع
و سکرات مین پوچھا کہ تیرا کیا حال و مقام ہے اوس نے کہا کہ روٹی چنانچہ تذکرۃ الصالحین مین مسطور
ہے غرض کہ یہ لوگ اسی طرح ملک بملک متفرق و منتشر ہوتے رہے اور دام زہد و ترک کا کہ مقبول
خاص و عام ہے بچھاکر خلق کو اپنی تسخیر مین لاکر اقسام کے تفرقے امت اسلامیہ مین ڈالتے رہے

اور انکے فتنون کا اختتام نہ ہوا کیونکہ اگر ایک ملک مین پیدا ہوکر [illegible] پا گیا دوسرے ملک مین بھی علم فتنہ
و فساد کا برپا ہوا چنانچہ رفتہ رفتہ یہ فسلو سلاطین دہلی و اکبر اباد کے حضور مین بھی پونہچا
باین طور کہ شیخ عبد اللہ افغان نیازی کہ مریدین حضرت شیخ سلیم چشتی سے تھا جب سفر مکہ
معظمہ سے پھرا راہ مین سے مذہب مہدویہ ہمراہ لیتا گیا جب قصبۂ بیانہ مین مقیم ہوا شیخ
علائی بن شیخ حسن مرید شیخ سلیم چشتی نے کہ قصبۂ مذکور مین بجاے اپنے والد کے سجادہ شیخی پر تھا
اس مذہب کو اوس سے سیکھا اور ایک جماعت کثیر کو اپنا شریک مذہب بنایا شیخ عبد اللہ
نے انجام اس فتنے سے ڈر کر اوسکو دلالت سفر حج کی کی شیخ علائی تین سو ستر خانہ کے ساتھ ہی راہی
حجاز ہوا جب خواص پور کو کہ حدود جودھپور مین واقع ہی پونہچا خواص خان اوسکا معتقد ہوا لیکن
چند روز مین جب فساد مذہب مہدویہ کا اوس پر ظاہر ہوا منحرف ہوگیا شیخ علائی اس بات کو
سمجھ کر اس بہانے سے نکل کھڑا ہوا کہ خان موصوف امر معروف مین بواجبی تن دہی نہین
کرتا ہی اور ارادہ حج کو فسخ کر کے پھر بیانہ مین آیا بعدہ سلیم شاہ بادشاہ ہندستان نے اوسکو
آگرے مین طلب کر کے بر سر دربار علماے اہل سنت سے مقابلہ کروایا شیخ علائی بحث مین کسی پر
غالب آیا بلکہ بار بار مغلوب ہو کر جب جواب سے عاجز ہوتا تھا بیان آیات قرآنی کا شروع
کر دیتا تھا کہ سلیم شاہ متاثر ہو کر بولتا تھا کہ ای شیخ اس دعوی باطل مہدویہ سے باز آ کہ مین تجھکو
اپنے تمام قلمرو پر محتسب کر دونگا شیخ علائی نے کہ ہر چند سخن بادشاہ کا نمانا لیکن بادشاہ نے
رعایت کر کے بخلاف فتوے علماے عصر کے کہ قتل شیخ پر مرتب ہوا تھا سرحد دکن کی طرف
اخراج کر دیا اتفاقا بہار خان حاکم اوس سرحد کا کہ امیر کبیر سلیم شاہ کا تھا مع تمام لشکر کے
دائرۂ اعتقاد شیخ علائی مین درآیا اسواسطے بار ثانی طلب شیخ علائی کی ہوئی اور سلیم شاہ نے
شیخ علائی کو مع فتوے قتل کے نزدیک شیخ بڑہ کے کہ شیر شاہ باپ سلیم شاہ کا اونکی جوتیان
سیدھی کیا کرتا تھا بہار کو روانہ کیا تاکہ موافق حکم اونکے کے عمل کیا جاوے شیخ بڑہ نے
موافق فتوے مخدوم الملک وغیرہ علماے بادشاہی کے حکم قتل کا لکھ کر حوالے ایلچی سلیم شاہ کے
کر دیا اس عرصے مین شیخ علائی مرض طاعون مین گرفتار ہوا کہ حلق مین بقدر ایک انگشت
کے جراحت ہوگئی تھی جب اس حال مین روبروے سلیم شاہ کے لائے طاقت گفتار کی نہ تھی

سلیم شاہ نے آہستہ اوسکے کان مین کہا کہ کہو مین مہدوی نہین ہون اور مطلق العنان ہو جا
شیخ علائی نے کچھ اس بات پر کان نہ لگایا سلیم شاہ نے فرمایا کہ کوڑے مار و چنانچہ تیسرے
کوڑے مین مرگیا اور یہ قصہ سن نوسو پچپن مین واقع ہوا بعد اس قصے کے بقیۂ مہدویہ اطراف
و جوانب مین روپوش ہوئے اور شیخ عبد اللہ نیازی کو رخوف احتساب سلاطین اہل اسلام سے بھاگا
اور ایک مدت دراز تک یہ فتنہ دبا رہا لیکن چھپے چھپے پیرزادے مہدویون کے عوام الناس کو
ورغلاتے رہے اور حکمت عملی سے دربردہ نے علم لوگون کو بہکاتے پھرتے تھے اور علاقہ
جیپور کہ جسکو ڈھونڈار کہتے ہین وہان ابتدا آمد اس قوم کی یون ہوئی کہ امراے افاغنہ
کہ اطراف دہلی مین سلاطین لودھی اور شیر شاہی کے وقت سے جاگیردار تھے جلال الدین
اکبر شاہ نے بعلت طرفداری شیر شاہ کے اونکا اخراج کیا چنانچہ بعد محاربات پیہم کے یہ لوگ
نکل کر گجرات مین پونہچے اور وہان علماے مہدویہ زد وکشت اہل اسلام سے ہراسان ہو کر انکی
پناہ مین آئے جب اختلاط بہم پونہچا کچھ افاغنہ داخل مذہب مہدویہ ہوئے اور کچھ اپنے
تسنن پر باقی رہے جب افاغنہ مذکورین کی صفائی بادشاہ دہلی کے ساتھ بوساطت راجہ
جیپور کے قرار پائی افاغنہ مراجعت کر کے اضلاع جیپور مین متوطن ہوگئے لیکن مذہب مین
ویسے ہی دو رنگ رہے چنانچہ ابتک وہی رنگ ہے کہ مندوزئی وغیرہ چند فرقے کہ وہان سے وارد
دکن ہوئے ہین سنی ہین اور دوسرے فرقے قوم تیسنی وغیرہ سے مہدوی ہین اور اب
ہندستان مین معدن مہدویہ کا وہی دیہات ہین فقط ورنہ جونپور وغیرہ بلاد کلان ہندستان
مین کوئی اس مذہب کو پہچانتا بھی نہین ہے کہ کیا ہے اور نہ شیخ جونپور کو جانتا ہے کہ کون ہین
البتہ بلاد دکن مین جا بجا بکثرت موجود ہین اور اکثر صاحب ثروت بھی ہین اور سبب اسکا یہ ہوا
کہ جب اسلام ضعیف ہوا اور سلاطین اسلام مین طریقۂ احتساب و اجراے احکام دین کا مفقود
ہوگیا جو عداوت مذہبی کہ اس قوم کے ساتھ تھی حکام کے دلون مین باقی نہ رہی اور چونکہ یہ مذہب
بعضے عوام افاغنہ مین شائع ہوا اور اس قوم کی سپاہ گری پر سبکو اعتماد تھا حکام
اسلام نے انکو نوکر رکھنا شروع کیا اس سبب سے اس مذہب کو گونہ عزت و حرمت ہاتھ لگی اور یہ
زیر سایۂ حمایت امراے اہل سنت وغیرہ کے بامن و امان گذران کرنے لگے لیکن پھر بھی مقتضاے

[illegible] افاغنہ
اس مذہب کی [illegible]

شرارت سے کہ مقتضا اس مذہب کا ہی نا فرمانی و آزار رسانی سے باز نہ آئے اس سبب سے جس جا کے
مقبول ہوئے آخرکار مقہور و مطرود ہوتے رہے چنانچہ سرنگ پٹن مین سرکار سلطان ٹیپو مین
نوکر ہوئے جب ستائیسوین ٢٧ رمضان کو روز ادا ے دوگانہ کا آیا سپاہ اہل سنت اوسکے پڑہنا
پڑھنے سے مانع ہوئی جب صورت نزاع کی نظر آئی سلطان موصوف نے حکم کیا کہ آبادی
سے باہر جا کر پڑھو عدول حکمی کر کے اڑ گئے کہ ہمکو کون ہٹا سکتا ہی سلطان نے افواج
قاہرہ کو حکم کیا کہ اسی دم تمام کہ دمہ کا اخراج کر دو یا توپون سے اوڑا دو جب کئی سو مارے
گئے سب کے سب بھاگ کھڑے ہوئے ایسی سردار خان غوڑی زئی مہدوی پونے مین
باجی راؤ کا نوکر ہوا اور جب انگریزون اور باجی راؤ مین بابت حوالہ کرنے ترمک ڈنگلہ
قاتل گنگا دھر کے کشمکش شروع ہوئی ایک روز جب اسی گفتگو کے واسطے ریسیڈنٹ
انگریزی دربار مین آیا واپس جاتے وقت سر دربار غوڑی زئی صاحب پکارے کہ دیکھیے مہاراج
کیا کافر کو مارتے ہین ریسیڈنٹ نے پھر کر جواب دیا کیا تم کافر مارتے ہو دیکھو ہم کافر مارتے ہین
چنانچہ اس کلام غوڑی زئی سے مقدمہ ریاست مرہٹہ کا اور بھی ابتر ہو گیا انگریز اول وقت
ترمک کے طالب تھے اب غوڑی زئی مہدوی کے بھی طالب ہوئے مہدوی مذکور نے خیال کیا کہ
مبادا باجی راؤ مجبور ہو کے انگریز کر دیوے پندرہ سولہ سوار لے کر ہرچند باجی راؤ منع کرتا رہا
اور نمک کی قسم دیتا رہا نہ مانا کر چھاونی انگریزی پر جا گرا ادھر سے جوانان بار نے ایک توپ
ایسی ماری کہ خان کی ران مع گوشت و استخوان اوڑ گئی اور گھوڑے پر سے گر پڑا دوسرے
دن اوسی زخم سے مر گیا اور تمام دولت مرہٹہ کی برباد کر گیا اور باجی راؤ خود سنہ بارہ سو
تینتیس ١٢٣٣ ہجری مین قید فرنگ مین مبتلا ہو کر بھٹور مین قریب کانپور کے بعد چونتیس برس کے مر گیا
پس اوس سرکار کے بگڑنے سے ایسی ایک لاکھ بیس ہزار سپاہ جرار کا روزگار بگڑ گیا
کہ جس مین کئی ہزار سوار زری پٹکے کے تھے یہ ثمرہ انکی جہل کا اور نا عاقبت اندیشی اور
نا فرمانی کا ہوا کہ ایسی دولت صدہا سالہ پائمال ہو گئی ؎ تراانکہ ہاگر بود یار غار + ازان
بہ کہ جاہل بود غمگسار + پھر جب سب ریاستین دکن کی بگڑ گئین چار دن طرف سے سمٹ کر
قدم مبارک اس قوم کے حیدرآباد دکن مین آئے اور وہان وہ کثرت اور عزت بدولت

اخراج مہدویوں کا سرنگ پٹن سے اور فساد و جدال غرض غوڑی زئی مہدوی کا ریاست مرہٹہ مین

[illegible]

راجہ چندو لعل پیشکار دولت آصفیہ کے پیدا کی کہ دس بارہ ہزار کی جمعیت سے بمشاہرات بیش قرار
نوکر ہوئے یہانتک کہ بعضے بارگیر ہزار ہا روپیہ کی ماہوار پاتے تھے اور دولتمند
انکے کڑوڑپتی تک تھے وہان انقسام کی ظلم گاری اور رباخواری شروع کی اور اپنی کثرت
اور ثروت کے غرور مین آکر مقدمات مذہب مین ہر ایک سے بیباکانہ بحث و تکرار شروع کی
اور غایت اس سرکشی اور شرارت کی یہانتک پونچی کہ سلخ ذیحجہ کامل سنہ بارہ سو ستائیس مین
مولوی عبد الکریم صاحب کو بحث مذہب پر مسجد مین میر عالم بہادر کے شہید کیا اوسوقت
طرفین سے کے چند شخص مجروح و مقتول ہوئے چنانچہ تاج محمد خان اور دائم خان مندوزئی اسطرف کے
شہید ہوگئے اور عنایت خان پروزہ وغیرہ چند مہدوی اودھر کے مارے گئے اور مولوی
موصوف کو انکے جاہلین بیباک نے تیغ بیدریغ سے عین مسجد مین ذبح کیا چوتھے روز اہل سنت
نے مکہ مسجد مین جمع ہوکر واسطے قصاص خون شہید موصوف کے جنگل کو ٹہیر کر انکے رہنے کی جگہ تحقیق
یورش کی مہدویون نے بھی اپنے مکانون سے نکل کر تیغ زنی اختیار کی شام تک بہت سے ادنی
و اعلی طرفین کے مارے گئے چنانچہ منصور خان اور نیاز بہادر خان دوسرا اسطرف کے شہید
اور طوطی خان اور صالح محمد خان زخمی ہوئے اور اوسطرف کے نامورون سے سید نصرت اور
مہتاب خان مارے گئے نواب سکندر جاہ مغفرت منزل نے سنکر افاغنہ مہدویہ کے اخراج
کا حکم کیا انھون نے اس حکم پر عمل نکرکے عذر و حیلے پیش کیے اس سبب سے فوج انگریزی پیرکہ نوکر
سرکار آصفی کی تھی حکم محکم محاصرہ اور قتل عام کا صادر ہوا بمجرد اسکے رسیدنٹ مارٹین وغیرہ
سرداران انگریزی نے سپاہ عدو کوب مع دس ضرب توپ کے ساتھ لیکر محاصرہ کیا جب
صورت گولہ اندازی اور آتشباری کی نظر آئی عقل مہدویہ کی گھبرائی عاجزی شروع کی اور
جو کچھ اسباب اوٹھ سکا اوٹھاکر جورو بچون کے ہاتھ پکڑ کر نکل کھڑے ہوئے اور باقی
لکھا روپے کی املاک اسباب بحسرت تمام چھوڑ گئے کہ سب منضبط سرکار آصفی مین آئے کَم تَرَکُوا
مِن جَنّٰتٍ وَّعُیُونٍ وَّزُرُوعٍ وَّمَقَامٍ کَرِیمٍ وَّنَعمَۃٍ کَانُوا فِیہَا فٰکِہِینَ کَذٰلِکَ وَ
اَورَثنٰہَا قَومًا اٰخَرِینَ صادق آیا اور اپنی خجالت مٹانے کو بولے کہ ہم اپنے خداوند نعمت
کی عدول حکمی نہین کرتے ہین وہ خداوند نعمت انکے نواب سکندر جاہ تھے یا انگریزی سپاہ

اگر یہی لحاظ تھا تو خلاف مرضی سرکار بلا حکم و اجازت اندرون شہر سفید گشت و خون کیوں کیا آتے
جب آتشخانۂ انگریزی نظر آیا اور جرأت مقابلہ کی نہ رہی خیال اطاعت کا آیا غرض کہ بعد اس ہنگامے کے
جب مہدویوں نے دیکھا کہ جتنے اہل سنت کے ایک عالم کو مارا اور ہمارا دس ہزار آدمی خانہ ویران
ہوگیا اور بڑے بڑے دولتمند پامال ہوئے کار اور مہدی پیرزادے اور علماے مہدویہ پریشان
دشت ادبار ہوگئے چار آدمی اپنے میں سے چن کر روانہ کیے کہ ایسے کسی شخص معتبر کو قتل کریں
کہ جسسے مہدویوں کے آنسو پونچھے جاویں چنانچہ یہ چار دن بدکار سر بازار چار سو کے
حوض پر کھڑے ہوئے جب سواری محی الدولہ عزت یار خان مرحوم صدر الصدور کی نکلی ایک
شخص بہ بہانۂ نبض دکھلانے کے قریب میانے کے گیا جب مرحوم موصوف کہ تلاوت قرآن مجید
میں مشغول تھے ایک ہاتھ میں قرآن شریف کو تھام کر دوسرے ہاتھ سے نبض دیکھنے میں مشغول ہوئے
ایسی ضرب کٹار کی ماری کہ مصحف خون سے رنگین ہوگیا شہادت کا شاہد ہوا اور یہ چاروں
تلواریں برہنہ ہاتھ میں لیے ہوئے کوٹلۂ عالی جاہ کی طرف اپنی نامردی کا کمال تبلاتے ہوئے
بدحواس بھاگے مگر شامت اعمال کہاں چھوڑتی ہے ایک خدمتگار شہید موصوف کا پکارتا ہوا
کہ عزت یار خان کو مارے جاتے ہیں جانے نہ پاویں پیچھے دوڑا اوسوقت نواب ممتاز الدولہ بہادر
بالائے بنگلہ برامد تھے اونھوں نے حکم کیا کہ خبردار جانے نہ پاویں ایک لڑکا منصب دار کا جب
کود پڑا اور تیغ بہادرانہ کر کے ان بھگوڑوں میں سے تین شخص کو مار کر خاک انداز کیا پھر موجب
حکم سرکار کے لاشیں انکی باہر شہر کے دروازوں پر آویزان کر دی گئیں کہ درند و چرند نے کھا کر
تمام کیا غرض کہ اس حرکت سے جو کچھ امید صفائی کی سرکار سے تھی منقطع ہوگئی بس مہدویہ
دربدر شہر بشہر باہر باہر حدود ممالک محروسۂ آصفیہ سے پھرتے تھے اور اگر کہیں حیلہ تجارت
یا نوکری کا دستیاب ہوتا تھا کرتے تھے لیکن یاد حیدرآباد کی دلوں سے نہیں جاتی تھی اور اپنے
کردار پر ہاتھ حسرت کے کاٹتے تھے کیونکہ ایسی عیش و ثروت کہیں خواب میں بھی نظر نہ آتی
تھی القصہ ایک مدت دراز اس پر گذری اور نواب سکندر جاہ مغفرت منزل کا انتقال ہوا اور
نواب ناصر الدولہ غفران منزل مسند نشین دولت آصفیہ کے ہوئے اور بسبب انقراض عہد
اور بعد مدت کے اہل حیدرآباد کے دلوں سے بھی بغض و طیش کم ہوگیا تب لالہ چندو لعل کے دربار میں

نذرانے اور رشوتین دے دے کر ایک ایک دو دو مہدوی آ کر گھسنا شروع ہوے اور راجہ موصوف
کی نظر عنایت سے پھر انکو جاگیرات و تعلقات ملنا شروع ہوئے چنانچہ عرصۂ قلیل مین بیگم بازار اور
جنچل گوڑہ اور چادر گھاٹ مین فی الجملہ آبادی و مجمع پیدا کیا پھر جب پاؤن جما اور قدرے آگہنگی
حاصل ہوئی اور زمانہ دیوانی بارد وم نواب سراج الملک بہادر کا آیا ایک روز باغ سید آباد سے
سوار ہوتے وقت بابت مطالبۂ تنخواہ کے بیس بائیس مہدویون نے سد راہ ہو کر شلک
بندوقون کی چھوڑی یہان تک کہ جراحت ایک چھرے کی چہرۂ نواب موصوف پر لگی بمجرد دیکھنے
اس حال پر ملال کے فوج عرب نے ایسی شلک ماری کہ سب کو مار کر پھینک دیا اور مکانات مہدویہ
مین واویلا برپا ہوا کہ دیکھیے اس کا کیا انتقام ہوتا ہی مگر اوسوقت حکام عصر نے اپنی عالی حوصلگی
سے اغماض کیا اور فقط قتل بانیان فساد کو کافی سمجھا اس حرکت پر بھی ایک زمانہ گذرا یہان تک کہ وقت
حال آیا اور پھر مہدویون نے سر اوٹھایا لیکن بہ رنگ وسل دکھایا کہ شمشیر و کمان سے گذر کر قلم و زبان کو
کار فرمایا وہ یہ کہ اپنے مذہب کی دعوت کرنا اور رسائل اپنے مذہب کی تائید اور رد دوسرے
تمام مذاہب اہل سنت و شیعہ وغیرہ کے رد مین چھپوا کر تقسیم کرنا شروع کیا چنانچہ سید عیسیٰ نام
ملقب عالم میان مہدوی نے اول استفتا صغیر و استفتا کبیر اس مقدمے مین لکھ کر در بدر اور شہر بشہر
پھرایا اور اونکا سبب تالیف ایسا لکھا ہی کہ اول مجھسے اور مولوی یوسف علی خانصاحب
مدارسی سے حیدر اباد مین مباحثۂ مذہب ہوا اسواسطے مین یہ استفتا تیار کر کے طالب جواب ہوا
جب انھون نے جواب سے پہلو تہی کر کے حوالے دوسرے علما پر کیا مین نے علمائے آفاق پر دورہ
کیا چنانچہ لکھا ہی کہ بعد ازان این بندہ این استفتا را بنظر بعض علماے اطراف گزرانیدہ در حیدر اباد
مولوی عبد الحلیم صاحب لکھنوی و مولوی نیاز محمد صاحب بدخشانی و مولوی حسن زمان
صاحب کھمی و مولوی احمد علی صاحب رامپوری و مولوی الہ داد خان صاحب چھبری و مولوی
مؤید الدین خان صاحب دہلوی و مولوی فضل اللہ مشغول صاحب درویش و مولوی
حیدر علی صاحب دہلوی و در مدراس دیوان صاحب و فرزند قاضی بدر الدولہ
صاحب و مولوی حیات خان صاحب و مولوی غلام قادر صاحب و مولوی
وجیہ الدین صاحب و در ویلور مولوی سید شاہ محی الدین صاحب و در ترچناپلی

دوسرے حال مین شمشیر و کمان سے گذر کر قلم و زبان کو کام مین لانا مہدویون کا اور زبان سے مذہب کی تالیف رسائل